Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ — قادیان

بدر

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

★3-رجب 1436 ہجری قمری ★23-شہادت 1394 ہش ★23-اپریل 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے

(ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کرکے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام واشاعت نُورِ حضرت خیرالانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نُور ہونے نہیں دُوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور اِن اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اُس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اسکے دین کی تجدید کریگا سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کرکے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اِس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سیّد الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ (مزمل رکوع ۱) سو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پُرانے تصوّرات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔ ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔‘‘ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالا تفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیّت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجّال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حُجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اَب چاہتا ہے۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 6 تا 11)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 41

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

معترض نے جماعت احمدیہ کو ایک الگ امت قرار دیتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق لکھا کہ :

''انہوں نے ...... قادیان کے سالانہ جلسہ کو ظلی حج اور قادیان کی سرزمین کے متعلق مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے ہم رتبہ ہونے کا پروپیگنڈہ بڑے زور سے کیا۔''

(منصف 24 جنوری 2014)

جلسہ سالانہ قادیان کی غرض وغایت

جلسہ سالانہ قادیان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سن 1891 میں رکھی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی کے الفاظ میں جلسہ سالانہ قادیان کی بنیاد کی اصل غرض بیان کی جائے۔ اپنے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے والے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں :

''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتۂ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔'' (آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۱ء روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

اس جلسہ کی عظمت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ زمانہ آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب (عیسائیت۔ ناقل) میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحا پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرمادے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(اشتہار 7 دسمبر 1892۔ مطبوعہ ریاض ہند پریس قادیان)

جلسہ کے انعقاد کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں ......

...... یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے۔ ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔''

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-396)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان واضح ارشادات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ نے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کا مقصد اس جلسہ کے قیام سے صرف یہ تھا کہ تا مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہوکر اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوں۔ جب اسلام کا نام بلند ہوگا تو خدا تعالیٰ کی توحید کا ہی قیام ہوگا، آنحضور ﷺ کی عظمت ہی دنیا میں قائم ہوگی۔ اور یہی آپؑ کی بعثت کا اصل مقصد تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا فریضہ حج سے والہانہ عشق

قارئین کرام! حج اسلامی عبادات کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جماعت احمدیہ حج بیت اللہ کے حج کو ہی حقیقی حج سمجھتی ہے اور اسی کا قصد کرتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے اس بنیادی رکن یعنی حج سے والہانہ عشق تھا اور شدید خواہش تھی کہ یہ فریضہ ادا کیا جائے۔ مگر چونکہ ہندوستان سے لیکر عرب تک کے دوسو سے زائد علمائے اسلام نے آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ دے رکھا تھا اور راستے کا امن میسر نہیں تھا اس لئے آپ اپنی زندگی میں حج جیسا عظیم فریضہ ادا نہ کرسکے۔ آپؑ کو حج کرنے اور مکہ و مدینہ کی زیارت کرنے کا کس قدر شوق تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

آپ کی صاحبزادی حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا تحریر فرماتی ہیں کہ:

''ایک دفعہ بالکل گھریلو ماحول کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور آپ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت اماں جانؓ نوراللہ مرقدھا اور ہمارے نانا جان حضرت نواب میر ناصر صاحب مرحومؓ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حج کا ذکر آگیا۔ حضرت نانا جانؓ نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کیلئے سفر اور راستے کی سہولت پیدا ہورہی ہے۔ حج کو چلنا چاہئے۔ اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپ ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ حضرت نانا جانؓ کی یہ بات سن کر فرمایا :

''یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں یہ سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت ﷺ کے مزار کو دیکھ سکوں گا۔'' (درمنثور، تقریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ، بر موقع جلسہ سالانہ 1960)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی دلی خواہش کے پیش نظر آپ کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے حج بدل کروایا گیا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں :

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ آخری ایام میں حضرت مسیح موعودؑ نے میرے سامنے حج کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا چنانچہ میں نے آپ کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے حج کروا دیا (حضرت والدہ صاحبہ نے حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم کو بھیج کر حضرت صاحب کی طرف سے حج بدل کروایا تھا) اور حافظ صاحب کے سارے اخراجات والدہ صاحبہ نے خود برداشت کئے تھے۔ حافظ صاحب پرانے صحابی تھے۔''

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 46)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حج سے کس

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج تک مخالفین اپنا زور لگاتے چلے جارہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں جہاں بھی مخالفین نے احمدیوں کو دبانے یا ختم کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں جہاں احمدیوں کی قربانیوں کے معیار بڑھائے وہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں خود ہی جماعت کی ترقی کے لئے ایسے راستے کھولے کہ اگر ہم صرف اپنی کوشش سے کھولنے کی کوشش کرتے تو کبھی کامیاب نہ ہوسکتے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے۔ لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ مخالفین کی مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نیک فطرت لوگوں کے دل پھیر رہی ہیں۔ عیسائی پادری بھی اسلام کی حقّانیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ مسیح موعودؑ کو مان کر لوگ علم و عرفان میں ترقی کر رہے ہیں۔ اپنی عملی حالتوں میں بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ کیا یہ سب باتیں کسی انسان کی کوشش کا نتیجہ ہیں؟

مکرم انتصار احمد ایاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (حال امریکہ) اور عزیزم وسیم احمد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی وفات

مکرم انتصار احمد ایاز صاحب کی نمازِ جنازہ حاضر اور مکرم وسیم احمد صاحب کی نمازِ جنازہ غائب۔ مرحومین کا ذکرِ خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3/اپریل 2015ء بمطابق 3/شہادت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک روز اپنے احباب کے ساتھ باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور تائیدات کا ذکر ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلے کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’ایک مخالف نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 238-239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے وعدے تھے جس کے نتیجے اُس وقت بھی ظاہر ہوئے اور صرف اُسی وقت ہی نہیں بلکہ آج تک مخالفین اپنا زور لگاتے چلے جارہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں جہاں بھی مخالفین نے احمدیوں کو دبانے یا ختم کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں جہاں احمدیوں کی قربانیوں کے معیار بڑھائے وہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں خود ہی جماعت کی ترقی کے لئے ایسے راستے کھولے کہ اگر ہم صرف اپنی کوشش سے کھولنے کی کوشش کرتے تو کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا، پھولنا اور بڑھنا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس وقت مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کس طرح فضل فرماتا ہے۔ کس طرح لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے۔ کس طرح ان تک احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے۔

ہمارے نائیجر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک تبلیغی دورے کے دوران ایک کچا راستہ پکڑا اور اس پر تبلیغ کرتے ہوئے آگے روانہ رہے۔ تین دن کے بعد اسی راستے سے واپسی پر ایک جگہ، ایک گاؤں گِڈاں عِیدی (Gidan Idee) ہے وہاں سے گزر رہے تھے تو لوگوں نے ہمیں روک لیا اور کہا کہ ہم سب آپ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ابھی امام صاحب کے پاس چلیں۔ جب ہم امام کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ آپ ہمیں ابھی بیعت فارم دیں۔ ہم سب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں سمجھایا کہ بیعت کے لئے جلدی نہ کریں۔ امام صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تسلی کرا دی ہے۔ اس لئے ہمیں جماعت کی سچائی میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ تسلی کس طرح اللہ تعالیٰ نے کرائی؟ اس کا واقعہ انہوں نے یہ سنایا کہ یہاں سے جب آپ گزرے تھے تو آپ کے جانے کے بعد مارادی شہر کے وہابیوں کے بڑے امام صاحب اپنے قافلے کے ساتھ یہاں آئے اور یہ کہتے رہے کہ احمدی تو کافر ہیں اور تم لوگوں نے کافروں کو اپنی مسجد میں گھسنے دیا اور تبلیغ کی اجازت دی۔ ایسا کیوں کیا۔ جس پر گاؤں کے امام صاحب نے ان سے کہا کہ یہی فرق ہے آپ میں اور احمدیوں میں۔ آپ جب سے یہاں آئے ہیں آپ نے کافر کے سوا کوئی بات نہیں کی اور وہ یعنی احمدی جب تک یہاں رہے انہوں نے قرآن کریم اور حدیث کے سوا کوئی بات نہیں کی۔ اگر احمدیوں کی یہی بات کفر ہے تو ہمیں ان کا یہ کفر پسند ہے اور ہم ایسے ہی کافر بننا چاہتے ہیں۔ اس پر وہابیوں کا یہ بڑا مولوی نامراد ہو کر وہاں سے واپس چلا گیا اور گاؤں والوں کا ہمارے مربی کو، مبلغ کو اصرار تھا کہ بیعت فارم دے کے جائیں جو اس وقت تو نہیں تھے۔ بہرحال وہاں بیعتیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم ہوگئی۔

پھر تنزانیہ سے ٹبورا کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک بڑی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہ جماعت ٹبورا شہر سے پینتیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس جگہ جماعت کا قیام ایک احمدی دوست سلیمان جمعہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ موصوف وہاں تبلیغ کے لئے جاتے تھے اور پمفلٹ تقسیم کرتے تھے۔ پھر اس پر کچھ افراد نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد معلم سلسلہ نے بار بار اور مسلسل وہاں دورہ کر کے تبلیغ کی جس پر کچھ اور افراد نے بیعت کی اور اللہ کے فضل سے اب وہاں تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے۔ افرادِ جماعت غریب ہیں لیکن ایمان کے جذبے سے سرشار ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت گاؤں کے مناسب حال انہوں نے وہاں ایک کچی مسجد بھی بنا دی ہے اور چندہ کے نظام میں بھی سب شامل ہیں۔

اسی طرح مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے امام آدم تنگارا صاحب نے بیعت کی۔ انہوں نے بیعت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے جماعت کی کیسٹس اور ریڈیو سن رہے تھے۔ مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کافی ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ اور ان کا دائرہ ستّر اسّی میل تک ہے۔ ایف ایم ریڈیو اسٹیشن ہے۔ اللہ کے فضل سے کافی پھیلا ہوا ہے، وسیع پیمانے پر تبلیغ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے (یعنی جو آدم صاحب تھے،) والد مرحوم فرقہ تیجانیہ کے بڑے امام تھے اور انہوں نے اس علاقے کے 93 مشرک دیہاتوں کو مسلمان کیا تھا۔ ایک رات ان آدم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے والد کہتے ہیں کہ احمدیت ہی سچا راستہ ہے اور وہ (یعنی ان کا بیٹا) احمدیت کے پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرے۔ تو اس کے بعد یہ ہمارے معلم کو ملے۔ معلم صاحب کے ساتھ تبلیغ کے لئے ایک گاؤں میں گئے۔ اس گاؤں کے لوگ پہلے مشرک تھے اور ان کے والد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوئے تھے۔ چنانچہ اس گاؤں کے امام جن کی عمر اس وقت ستاسی سال ہے وہ آدم صاحب کے والد صاحب کے گہرے دوست تھے۔ جب ان سے ملے تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے ریڈیو پر جماعت کی تبلیغ سنی ہے۔ یقیناً احمدیت ہی سچا راستہ ہے۔ نیز انہوں نے آدم تنگارا صاحب کو نصیحت کی کہ وہ اس پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کریں اور اس امام نے بھی وہی الفاظ

کہے جوان کے والد نے خواب میں کہے تھے یعنی والد کے دوست کے ذریعہ سے وہی الفاظ ان کو کہلوا دیئے گئے۔ اس رات انہوں نے تبلیغ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار چار سو بیعتیں وہاں ہوگئیں۔

پھر ایک اور گاؤں سگرالہ ڈاکا (Sagrala Daka) میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں لوگ جمع ہو گئے تو انہیں تبلیغ کی۔ کچھ دیر کے بعد کچھ لوگ اٹھ کر گئے۔ ان کا خیال تھا کہ وہاں کوئی احمدی نہیں لیکن ہوا یہ کہ کچھ لوگ اٹھ کے گئے اور گھر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور میری کچھ تصویریں لے کر آئے اور کچھ پمفلٹ لے کر آئے اور انہیں بتایا کہ جب آپ نے تبلیغ شروع کی تو ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ وہی جماعت ہے جس کا ذکر ہمارے مرحوم بھائی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے ایک بھائی گاؤسو فوفانا (Gaousso Fofana) صاحب گھانا میں گئے تھے۔ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ بعد میں پھر وہ وہیں برکینا فاسو کے شہر بوبوجلاسو میں سیٹ ہو گئے۔ 2010ء میں وہ ہمیں ملنے کے لئے آئے تو ان کے پاس یہ تصاویر اور کتب تھیں۔ وہ یہاں بیمار ہوئے اور یہیں فوت ہو گئے۔ آج اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہمارے پاس لے آیا جس کی تبلیغ ہمارا بھائی کیا کرتا تھا۔ ہم سب گاؤں والے بیعت کرتے ہیں۔ اس دن اللہ کے فضل سے ایک ہزار کے قریب لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔

پھر مالی کے ریجن جیما (Djema) سے وہاں کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے ریجن کے ایک احمدی عبدالسلام تراوڑے صاحب اپنے قریبی گاؤں میں گئے تو وہاں موجود گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ کافی عرصے سے یہاں بارش نہیں ہو رہی۔ اگر آپ کی جماعت سچی جماعت ہے تو آپ دعا کریں کہ بارش ہو اور اگر بارش ہو گئی تو ہم سمجھیں گے کہ واقعی آپ کی جماعت سچی جماعت ہے اور خدا کی مدد آپ کے ساتھ ہے۔ اس پر مکرم عبدالسلام نے نوافل پڑھے۔ گڑ گڑا کر دعا کی کہ اے اللہ! اپنے مہدی کی سچائی کے لئے آج ہی یہاں بارش نازل فرما۔ یہ جو معلم ہیں یہ وہیں مالی کے مقامی رہنے والے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان دکھا۔ اور کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد وہاں بادل جمع ہونا شروع ہوئے اور اس قدر شدید بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی جمع ہو گیا۔ اس کے کچھ دیر بعد لوگ عبدالسلام صاحب کے پاس آئے اور بتایا کہ ہمیں پتا لگ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ واقعی سچی اور خدائی جماعت ہے اور اس طرح سارا گاؤں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لئے نشان دکھاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ نشان دکھائے جائیں لیکن ان لوگوں کی نیک فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ ان کو ہدایت دے۔ اس لئے وہ نشان ظاہر بھی ہو گئے۔

غانا کے مبلغ ہمارے یوسف ایڈوسئی صاحب لوکل مشنری تھے، وہ وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے اپنا ایک واقعہ لکھا کہ لامبونا (Lambuna) ایک جگہ ہے، وہاں کے مقامی لوگوں نے ہمارے ایک داعی الی اللہ عبداللہ صاحب کو تبلیغ کے دوران بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا۔ جس پر انہوں نے اعلان کیا کہ کیونکہ وہ امام مہدی کے پیغام کو پہنچانے کے لئے تبلیغ کر رہے ہیں اس لئے ان کی دعا قبول ہو گی اور رات کو بارش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات ایک بجے اس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوئی اور قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھتے ہوئے اس علاقے سے ایک بڑی تعداد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

پھر آئیوری کوسٹ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائعہ فاطمہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں حقیقی اطمینان اور راحت نصیب ہوئی ہے۔ احمدیت نے انہیں حقیقی اسلام سے روشناس کرایا ہے۔ اسلام پر عمل کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ ساری بدعات چھٹ گئی ہیں کیونکہ احمدیت کی تعلیم ہی حقیقی اسلام کی تعلیم ہے۔ یہ ہر قسم کی بدعات، مشکلات اور پیچیدگیوں سے پاک ہے اور انہوں نے کہا کہ میں عہد کرتی ہوں کہ مرتے دم تک احمدیت پر قائم رہوں گی۔

پس حقیقی اسلامی تعلیم کو اپنایا جائے۔ صرف منہ سے بیعت کرنا یا احمدی کہلانا کوئی چیز نہیں ہے۔ تمام قسم کی بدعات سے بچنا اور صحیح اسلامی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا یہ حقیقی بیعت ہے۔ جو نئے احمدی ہونے والے ہیں یہ جس روح سے احمدیت قبول کرتے ہیں پرانے احمدیوں کو بھی اگرچہ بعض دفعہ ان سے سستیاں ہو جاتی ہیں یہ چاہئے کہ اس روح کو اپنے اندر پیدا کریں اور جاری رکھیں۔ نہیں تو جو نئے آنے والے ہیں یہ کل آپ کے استاد نہ بن جائیں۔

آئیوری کوسٹ سے ایک نومبائع دوست طورے الولی صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی روحانیت میں ترقی ہوئی۔ نمازوں میں ذوق وشوق اور سرور آنے لگا۔ عملی حالت بھی بہتر ہوئی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر عمل کرنا آسان ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے علاوہ احمدیت کے علم کلام کے ذریعہ علم و عرفان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ تو یہ دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ جب احمدیت قبول کرتے ہیں تو کس طرح ان میں تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں، عملی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے۔ اور یہی چیز ہر احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ ایک دوست سیلا (Sylla) صاحب اس غرض سے مشن ہاؤس آئے کہ اپنے گاؤں میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سے مدد لی جائے۔ تو کہتے ہیں میں نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا۔ ایک بڑی لمبی نشست کے بعد یہ اتنے خوش تھے کہ کہنے لگے آپ نے تو میری آنکھیں کھول دیں۔ اور کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گاؤں چلیں تا کہ یہ پیغام سب لوگوں تک پہنچ جائے۔ چنانچہ پروگرام کے تحت ان کے گاؤں گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں اور قریب کے پانچ گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یہ دوست، سیلا صاحب کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے اس وقت سے مجھ میں ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے جسے میں نے کبھی پہلے محسوس نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے دو بچوں کو وقف کر دیا ہے جس میں ایک بچہ ان کا اس سال جامعہ احمدیہ سیرالیون جائے گا اور دوسرا اگلے سال۔ کہتے ہیں مجھے وہ روحانی سکون ملا ہے جس کی برسوں سے مجھے تلاش تھی۔

بینن تینگنو ریجن کے مبلغ کہتے ہیں کہ کافی عرصہ پہلے جب یہاں مسجد تعمیر ہو رہی تھی تو وہاں سے ایک عیسائی پادری کا گزر ہوا۔ خوبصورت مسجد کی تعمیر دیکھ کر تعریف کی اور پوچھا کہ یہ کس کی مسجد ہے تو وہاں موجود معلم اسحاق صاحب نے کہا کہ احمدیوں کی مسجد بن رہی ہے اور ہم سب احمدی ہیں۔ عیسائی پادری نے کہا کہ میں سَوالُو (Savalou) شہر میں کافی عرصہ رہا ہوں۔ وہاں احمدیوں کی تبلیغ سننے کا موقع ملا ہے اور یہ سچے لوگ ہیں۔ آپ لوگوں نے صحیح مذہب چنا ہے اور اب اس کی بہترین رنگ میں پیروی کریں۔ اس پر ہمارے معلم نے پوچھا کہ اگر آپ کے نزدیک یہ سچے ہیں تو پھر آپ ان میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ اس پر پادری نے کہا کہ احمدیت یعنی اسلام یقیناً سچا مذہب ہے۔ آپ اس مذہب میں رہیں اور میں جس جگہ ہوں مجبوریوں کی وجہ سے ہوں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ تم لوگ درست ہو۔

لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کو دنیا کا خوف نہیں، مجبوریاں نہیں اور پھر خدا تعالیٰ ان کے دل بھی کھولتا ہے۔

کانگو کے ایک عیسائی پادری نے احمدیت قبول کی اور ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے سالہا سال بطور پادری کام کیا ہے اور لوگوں کو مذہبی تعلیم دی ہے لیکن جو دل کو تسلی اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا احساس احمدیت میں ہوا ہے اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب احمدیت ہی میرا سب کچھ ہے۔

الجزائر کے ایک دوست اپنے خاندان کے احمدیت میں داخل ہونے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیخ ان کے گھر آئے ہیں اور ان کے بچوں کو اسلام کی نیک تعلیم دے رہے ہیں جس سے ان کے گھر میں بہت نیک اثر پڑا ہے اور گھر میں اس شخص کی بہت عقیدت پیدا ہو گئی ہے۔ ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ ایک دن ان کی بیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی اور مختلف سٹیشنز تبدیل کر رہی تھی کہ اچانک ایم ٹی اے پر جا کر رک گئی۔ کہتی ہیں اس وقت وہاں ایم ٹی اے پر میری تصویر آ رہی تھی تو وہ تصویر دیکھ کر خوشی سے اچھلی اور کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ امام مہدی جس کا زمانہ منتظر ہے تشریف لا چکے ہیں اور اس طرح انہوں نے نومبر 2013ء میں بیعت کی اور جماعت میں داخل ہو گئے۔ بیعت کے بعد وہ لکھتی ہیں کہ وہ تمام دکھ اور پریشانیاں جو مجھے تھیں احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے خوشیوں میں بدل گئیں۔ اس غلط معاشرے کی وجہ سے جو اولاد کی تربیت کا ڈر تھا جماعتی ماحول اور جماعتی تربیت سے وہ دُور ہو گیا۔ تو جماعتی ماحول میں اپنے بچوں کو لانا بھی بڑا ضروری ہے۔ نئے آنے والے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں بھی، پرانوں کو بھی ہر ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ماحول میں اگر بچوں کو رکھیں گے تو صحیح تربیت ہو سکے گی اور جب آپ اپنے صحیح نمونے دکھائیں گے تربیت ہو سکے گی۔ یہ جو کہتی ہیں میری پریشانیاں دور ہوئیں اور خوشیوں میں بدل گئیں تو اس لئے کہ عملاً اپنے آپ میں انہوں نے تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی۔

پھر ہمارے کانگو کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ صوبہ باکونگو کے ایک شہر کنزاوٹے (Kinzauete) کے مقامی رہائشی احمد ٹوٹو (Toutou) صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ اس نے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ یعنی قبلے کو مختلف سمت میں پایا ہے۔ باقی لوگ پرانے قبلے کی طرف نماز پڑھ رہے ہیں لیکن وہ اور بعض اور لوگوں نے اپنا قبلہ تبدیل کر لیا ہے۔ اس خواب کی ان کو سمجھ نہیں آئی۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ گزشتہ سال کسی طریقے سے یہاں جماعتی پمفلٹ پہنچے تو ان میں سے ایک آدمی 260 کلومیٹر کا سفر کر کے جماعتی صوبائی ہیڈ کوارٹر میں مزید تحقیق کے لئے آیا۔ تحقیق کے بعد جب یہ وہاں آیا تو اس کے کہنے پر معلم کو وہاں بھجوایا گیا۔ جب ہمارے معلم صاحب وہاں پہنچے اور حقیقی اسلام کا پیغام دیا تو انہوں نے، گاؤں والوں نے قبول کر لیا اور نہ صرف اس شخص نے قبول کر لیا بلکہ ان کے کچھ عزیزوں نے بھی اور باقی لوگوں کو بتایا کہ میں نے تو پہلے ہی آپ کو اس بارے میں خواب سنایا تھا تو یہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف اشارہ ہے۔ اس طرح مزید سترہ لوگوں نے بیعت کی۔ اور پھر اس کے بعد وہاں مزید تبلیغی کیمپ بھی لگائے گئے۔ میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے۔ وہاں کے میڈیکل کے ایک طالبعلم نے اسی روز جماعت قبول کر کے مسجد کے لئے اپنا پلاٹ پیش کر دیا اور الحمد للہ وہاں کی جماعت بڑھتی چلی جا رہی ہے اور مزید بیعتیں ہو رہی ہیں۔

یہاں جو قبلہ تبدیل کرنے کی بات ہے تو قبلہ تو ہر مسلمان کا وہی ہے۔ جو غیر احمدیوں کا وہی احمدیوں کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری قبلہ کی طرف منہ نہیں کیا بلکہ دلوں کا قبلہ بدلنا ضروری ہے اور خالص خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہونا ضروری ہے۔ پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف قبلے کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں ہو جاتی بلکہ دل اس طرف مائل ہونا چاہئے کہ میں اس قبلے کی طرف اس لئے منہ کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہے اور خدائے واحد کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کرنی ہے۔

پھر مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ کناکری کیپٹل (capital) سے دو سو کلو میٹر دور سُوبُویادِی (Sou Bouyade) ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہاں مسلسل رابطے کے نتیجے میں سارا گاؤں اور مزید دیہات بھی احمدی ہو گئے۔ کہتے ہیں اتنی بڑی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال تھا کہ یہاں با قاعدہ جماعت کا قیام کیا جائے۔ ہم جماعتی نظام کے قیام کے لئے وہاں پہنچے تو احباب جماعت پہلے سے ہمارے منتظر تھے جن میں وہاں کی جامع مسجد کے امام بھی تھے جو کہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے تھے۔ جب ہم نے انہیں بتایا کہ اب ہم یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کرنا چاہتے ہیں تو گاؤں کے چیف نے کہا ہمارا مال واسباب اور سب کچھ حاضر ہے اور یہ بڑی مسجد آپ کی ہے بلکہ سارا گاؤں آپ کا ہے اور کہنے لگے ہم تو اتنے خوش ہیں کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کر کے ہم نے اپنی زندگی میں اس نعمت کو پا لیا ہے جو انتہائی قیمتی ہے اور اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں اور ہمیں حقیقی اسلام کا چہرہ نظر آیا ہے۔

کانگو کے امیر صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ایک دور دراز علاقے لُوبُوتُو (Lubutu) میں جماعت کا پیغام ایک پمفلٹ کے ذریعہ پہنچا۔ ان لوگوں نے پمفلٹ پر دیئے گئے ای میل ایڈریس کے ذریعہ جماعتی مرکز سے رابطہ کیا۔ چنانچہ لوکل مبلغ مصطفی محمود صاحب کو ان کے پاس بھجوایا گیا۔ انہوں نے وہاں تین ماہ قیام کر کے جماعت کا پیغام دیا۔ اعلیٰ حکّام سے ملاقاتیں کیں۔ ان کو جماعت کا پیغام دیا۔ سنّی مسلمانوں اور عیسائیوں سے کئی روز مجالس سوال و جواب ہوئیں۔ وہ کہتے ہیں الحمدللہ کہ اللہ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو چکی ہے اور ساٹھ سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اس جماعت کے بعض لوگ اخلاص میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ جماعت کے ایک فرد جون 2014ء میں جلسے کے لئے آئے اور کشتی پر چھ سو کلومیٹر کا سفر طے کر کے شامل ہوئے۔

اب یہاں یورپ میں رہنے والوں، ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والوں کو اندازہ نہیں کہ چھ سو کلومیٹر کا سفر کتنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ کہہ دیں گے کہ چھ گھنٹے میں طے ہو گیا۔ جہاں سڑکیں نہ ہوں، سواری نہ ہو وہاں انتہائی مشکل ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ یہاں کانگو میں تو دریاؤں کی زیادتی کی وجہ سے بہت جگہوں پر سڑکیں ہی نہیں ہیں۔ کشتیوں پر سفر کرنا پڑتا ہے۔ تو تین سو کلومیٹر کا سفر انہوں نے کشتی کے ذریعے سے کیا اور پھر باقی تین سو کلومیٹر کا سفر جو خشکی کا تھا اس کے لئے ان کے پاس کرائے کی رقم نہیں تھی۔ ان کا کوئی دوست مل گیا۔ اس سے انہوں نے سائیکل ادھاری لی اور ایک ٹوٹی سائیکل پر یہ انتہائی تکلیف دِہ سفر انہوں نے کیا جس کا تصور بھی یورپ میں رہنے والوں کو ہلا کے رکھ دے۔ شاید آپ لوگوں میں تصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ مبلغ کہتے ہیں اگر اس سائیکل کی حالت دیکھی جائے تو یقین کرنا مشکل ہے کہ اس نے کس طرح ٹوٹی پھوٹی سائیکل پہ اتنا لمبا سفر اختیار کیا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو نومبائعین کے ایمانوں کو اس حد تک ترقی دے رہا ہے۔

پھر ہمارے ایک مبلغ سلسلہ لُنگی سے لکھتے ہیں کہ لُنگی ریجن میں پچھلے سال ایک گاؤں کے افراد کو تبلیغ کی جس کے نتیجے میں ان افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کرنا چاہا لیکن ایک غیر از جماعت امام جو سعودی عرب سے پڑھ کر آئے تھے اور علاقے میں بڑی شہرت رکھتے ہیں انہوں نے لوگوں کے پاس جا کر جماعت کے خلاف باتیں کیں جس کی وجہ سے اس گاؤں کے لوگوں نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ سیرالیون پر ان کو بلایا گیا تو اس امام کو بھی جلسے میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یہ امام صاحب جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ جلسے کی کارروائی دیکھتے رہے۔ جلسے کے دوسرے دن رات کے وقت اپنے علاقے کے چند لوگوں کے ساتھ یہ مبلغ کے پاس آئے اور سب کی موجودگی میں کہنے لگے کہ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے اور اب میں کبھی بھی جماعت کی مخالفت نہیں کروں گا بلکہ ان لوگوں کو جو بیعت کرنا چاہتے ہیں کہوں گا کہ بیعت کر لیں۔ تو ایسے بھی بعض صاف فطرت، نیک فطرت علماء ہیں۔ صرف وہی نہیں ہیں جو لوگوں کے ایمانوں کو بگاڑنے والے ہوں۔

ہمارے حافظ محمد صاحب اٹلی کے ہیں۔ انہوں نے کبابیر سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہونے والے جو پروگرام ہوتے ہیں ان کو دیکھنے کے بعد کہا کہ میں عرصہ چھ ماہ سے اپنے دل میں بیعت کر چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس پر گواہ ہے لیکن ابھی تک فارم بھر کر نہیں بھیج سکا۔ میں تن تنہا رہتا ہوں۔ میری خوشی کا کوئی انتہا نہیں کہ میں نے حق کو پہچان لیا۔ امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے لئے میں بذات خود ایک نشان ہوں۔ وہ اس طرح ہے کہ سال 2008ء میں پہلی بار اچانک میں نے ایم ٹی اے دیکھا جس میں ناسخ منسوخ کے اوپر گفتگو چل رہی تھی اس وقت مجھے آپ لوگوں کے بارے میں یا امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ پروگرام اچھا لگا اور دیکھتا چلا گیا۔ اس کے بعد جنّوں کی حقیقت کے موضوع پر الحوار المباشر کا پروگرام دیکھا۔ اس پروگرام کے ذریعہ سے میں نے اس جماعت کی صداقت پر اعتراف کر لیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا اور کہتے ہیں اس کے بعد چھ مہینے قبل 2013ء میں حضرت مسیح کی صلیبی موت سے رہائی اور ان کی وفات کے اوپر پروگرام دیکھ کر اس قدر تسلی ہوئی کہ بیعت کئے بغیر رہ نہیں سکا اور اب اس پروگرام کے ذریعہ اپنی بیعت کا اعلان کرتا ہوں۔

پھر الجزائر سے عبدالحکیم صاحب کہتے ہیں۔ میں نوّے کی دہائی میں سول ڈیفنس اسکواڈ میں شامل ہوا کیونکہ ملک میں مذہبی جماعتیں اسلام کے نام پر ملک میں دہشتگردی پھیلا رہی تھیں اور لوگوں کو قتل کر کے اموال کو لوٹ رہی تھیں۔ (یہی حال سبھی دہشت گرد تنظیموں کا ہے جو اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں۔) کہتے ہیں اور ہمارا کام ایسے لوگوں سے ان کے اموال کو بچانا تھا۔ ہم اسلام سے کوسوں دور تھے مگر مَیں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حالت سے نکالے۔ مجھے اس بات پر سب سے زیادہ حیرت ہوتی تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہے اور وہ بھی جہاد اور اسلام کے نام پر؟ کیا امام مہدی جب آئیں گے تو وہ بھی ایسے ہی قتل کا حکم دیں گے؟ مسلمان اپنے تمام تر اختلافات اور کفر کے فتووں کے باوجود ان کے ہاتھ پر کیسے اکٹھے ہو جائیں گے؟ کہتے ہیں۔ میرے ایک پرانے دوست عباس صاحب جو اس وقت احمدی ہو چکے تھے مگر مجھے علم نہیں تھا وہ ایک مرتبہ مجھے ملے اور مختلف امور پر بات کی۔ انہوں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی اور عقل کے عین مطابق تھی۔ دل اس کو سن کر مطمئن ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک صدی پہلے امام مہدی کو ہندوستان میں مبعوث فرما دیا ہے اور انہیں قلم اور علم و معرفت کا ہتھیار دے کر بھیجا ہے جس کے ذریعے انہوں نے بڑے بڑے پادریوں کو شکست فاش سے دوچار کیا اور اب ان کی جماعت اسی راہ پر گامزن ہے۔ یہ سن کر مجھے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرما لیا ہے۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت فارم پُر کیا اور اس پیاری جماعت میں شامل ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک اندھیرے میدان میں رات کو چل رہا ہوں۔ پھر ایک بزرگ نظر آتے ہیں جو میرا ہاتھ تھام کر چل پڑتے ہیں۔ ہم سمندر کے کنارے پہنچتے ہیں تو وہاں ایک کشتی ہوتی ہے جس کے پاس ایک اور صاحب کھڑے نظر آتے ہیں جو ایسے لگتا ہے ہمارا ہی انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم تینوں اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔ مَیں دل میں سوچتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں تو جو بزرگ مجھے ساتھ لائے تھے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ امام مہدی اور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد یہ کشتی چلتے چلتے ایک بحری جہاز کے پاس پہنچ جاتی ہے تو وہ دونوں مجھ سے فرماتے ہیں اس بحری جہاز میں سوار ہو جاؤ اور اس جہاز کے سواروں کے ساتھ جا ملو وہ تمہارے حقیقی اہل خانہ ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بھی کس طرح دلوں پر اثر ڈالتا ہے۔ (اس کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔) مراکش کے عبدالعزیز صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں: مَیں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا ہے میری ترقی بھی ہو گئی۔ مکان بھی ہے۔ لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا حتی کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی اور میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہ میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہیں اور مجھے اپنے تزکیۂ نفس کی فکر پیدا ہوئی اور حضور انور کی خدمت میں اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار ہوا کہ خدا تعالیٰ مجھے صادقین میں لکھ لے۔

پھر جماعت میں جو شہادتیں ہوتی ہیں اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کس طرح تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اس بارہ میں جاپان سے ہمارے صدر جماعت لکھتے ہیں کہ شیخو پورہ میں جو خلیل احمد صاحب شہید ہوئے۔ جب میں نے خطبہ میں ان کا ذکر کیا تو ایک جاپانی دوست جن کا چھ ماہ سے جماعت کے ساتھ اس لحاظ سے تعلق تھا کہ تبلیغ ان کو کیا کرتے تھے ان کا فون آیا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں تو میں نے انہیں مسجد میں بلا لیا اور بیعت کی کارروائی ہوئی اور انہوں نے شہادت کے متعلق ان کا ذکر سن کے اس کے بعد بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے نظام میں شامل ہیں۔

یادگیر کے امیر صاحب ضلع لکھتے ہیں کہ شہر یادگیر کے ایک نوجوان منجوناتھ جن کا تعلق ہندو مذہب سے تھا وہ بی ایس سی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ہمارے ایک خادم بھی پڑھائی کر رہے تھے۔ ایک دن ان کو نوٹس لکھنے کے لئے نوٹ بک کی ضرورت پڑی تو انہوں نے ہمارے خادم کی نوٹ بک لے لی جس پر انسانیت زندہ باد اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں لکھا ہوا تھا۔ یہ پڑھ کر ان کے دل میں کافی اثر ہوا کہ اس زمانے میں جہاں اس قدر بدامنی پھیلی ہوئی ہے اس سے زیادہ پیارا پیغام دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نعرہ نے ان کے دل پر بہت پیارا اثر چھوڑا اور مزید معلومات کے لئے موصوف نے ہمارے خادم سے احمدیت کے بارے میں پوچھا۔ ان کو جماعت کا لٹریچر مہیا کر دیا گیا۔ گہرے مطالعہ کے بعد ان کو اس بات کا علم ہوا کہ جماعت احمدیہ ایک منظم اور سچی جماعت ہے جو قیام امن کے لئے اور خدمت انسانیت کے لئے انتہا کی کوشش کر رہی ہے۔ جماعت کے بارے میں کافی کچھ جاننے کے بعد ان کے دل کو تسلی ہو گئی اور موصوف نے مارچ 2014ء میں بیعت کر لی۔

پس احمدیوں کے صرف نعرے نہیں بلکہ عملی حالتیں بھی ایسی ہونی چاہئیں کیونکہ یہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ کئی دفعہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں۔ اس لئے صرف اپنی تعلیم کو بتانے سے اثر نہیں ہوگا لیکن حقیقت میں جب لوگ عمل بھی دیکھیں گے تو پھر ہی توجہ پیدا ہوگی۔ اس لئے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہر احمدی پر پڑتی ہے۔

مصر سے ایک دوست محمود صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم! خدا کی قسم!! آپ لوگ حق پر ہیں اور کاش کہ تمام دنیا آپ کے نہج کی پیروی کرنے لگ جائے۔ الحمدللہ کہ ہمارے والد صاحب نے بیعت کی۔ پھر میرے بھائی نے، پھر

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

والدہ نے اور پھر میں نے اور پھر میرے کزن نے اور میرے والد صاحب کے کزن نے بھی بیعت کر لی ہے۔

پھر بوسنیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ میں نے گزشتہ سال عملی اصلاح کے جو خطبات دیئے تھے ان کے نتیجے میں خصوصاً نماز فجر کی حاضری میں غیر متوقع طور پر افراد شامل ہو رہے ہیں جبکہ اس ملک میں برفباری کی وجہ سے کافی سردی بھی ہوتی ہے۔ بعض نئے نئے احمدی لوگ بڑی بڑی دور سے چالیس چالیس میل سے سفر کر کے آتے ہیں۔ اور بعض دس کلومیٹر سے سفر کر کے آتے ہیں جبکہ ان کے گھر پہاڑی علاقے میں ہونے کی وجہ سے رستہ بھی بہت مشکل ہے لیکن نمازوں میں خود بھی آتے ہیں اور دوستوں کو بھی ساتھ لے کر آتے ہیں۔

احمدیت میں شامل ہونے سے تبدیلیاں بھی کس طرح پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو نمازوں کی طرف توجہ ہے کہ موسم کی شدت کا بھی احساس نہیں کرنا، مسجدوں کو آباد کرنا ہے۔

دوسرے ایک اَور مثال دیتا ہوں۔ میسیڈونیا سے احمدی دوست کہتے ہیں کہ میری اہلیہ کا نام رضا ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں اس سے پہلے وہ پردہ نہیں کرتی تھیں تو وہ مجھے لکھتے ہیں کہ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ جب لجنہ میں خطاب سنا تو انہوں نے حجاب لینا شروع کر دیا اور اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں اور احمدیت پر ثابت قدم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں بھی ترقی کر رہی ہیں۔ تو ایسی نئی آنے والیاں جو اسلام کی تعلیم سے پیچھے ہٹ گئی تھیں وہ عورتیں بھی جب احمدیت قبول کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح اسلامی تعلیم کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس لئے ہماری بچیوں کو، نوجوان بچیوں کو بھی، عورتوں کو بھی اس طرف دھیان دینا چاہئے کہ جو اسلامی شعار ہیں ان کی پابندی کریں۔ جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو کرنا ضروری ہے اور پردہ بھی ان میں سے ایک اہم حکم ہے۔

بہر حال یہ ان بیشمار واقعات میں سے چند ایک ہیں جن کو میں اکثر اپنی رپورٹس میں سے دیکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے۔ کس طرح لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ کس طرح مخالفین کی مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف نیک فطرت لوگوں کے دل پھیر رہی ہیں۔ کس طرح عیسائی پادری بھی اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کس طرح مسیح موعود کو مان کر لوگ علم و عرفان میں ترقی کر رہے ہیں۔ کس طرح اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ پس کیا یہ سب باتیں کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ نہیں بلکہ یقیناً یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا پتا دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جو آخری زمانے میں امام آیا اس کی سچائی ثابت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی برتری ثابت کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی جستجو کرنے والوں کی رہنمائی کا پتا دے کر آج بھی خدا تعالیٰ کے وجود کا فہم و ادراک پیدا کر رہی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کہاں ہے اور خدا ہے بھی کہ نہیں۔ جو نیک لوگ ہیں، نیک فطرت ہیں وہ دکھاتے ہیں کہ خدا ہے۔ لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر باوجود مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے ایمان نہیں لاتے، جو اپنے نام نہاد علماء کی باتوں میں آ کر سچائی کو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ ایک عیسائی کو، ایک لامذہب کو، ایک ہندو کو تو اس بات کا ادراک ہو جاتا ہے کہ یہ نشانات اسلام کے سچا ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہیں لیکن مسلمان ہو کر خدا کو رہنما بنانے کی بجائے، اس سے ہدایت کا راستہ پوچھنے کی بجائے، اکثریت ان علماء سے راستہ پوچھتی ہے جن کے بارے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس زمانے کے فتنہ و فساد کی جڑ یہ لوگ ہیں۔

پس ہمیں نئے آنے والوں کے واقعات سن کر جہاں اپنے اور ان کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کرنی چاہئے وہاں مسلم امہ کے متعلق بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔

اس وقت مسلم دنیا کی حالت قابل رحم ہے۔ لیڈر عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ عوام انصاف اور رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے لیڈروں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہر مفاد پرست لیڈر بن کر اپنا گروہ بنا کر بیٹھا ہوا ہے۔ مختلف فرقے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ پہلے اگر شیعہ سنّی فساد ہوتے تھے تو حکومتیں کنٹرول کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ اب حکومتیں ہی فرقہ واریت کی جنگ میں ملوث ہو گئی ہیں۔ عراق، شام، لیبیا کے حالات تو گزشتہ سالوں سے بد سے بدتر ہو ہی رہے ہیں اب سعودی عرب اور یمن کے جو حالات ہیں وہ بھی بگڑتے جا رہے ہیں۔ سعودی عرب یمن کی مدد کے بہانے جنگ میں کود پڑا ہے اور یہ حالات بھی بد سے بدتر ہو رہے ہیں اور اب پتا نہیں کہاں جا کے یہ رکیں گے۔ اس جنگ کے وسیع تر ہونے کا بہت بڑا خطرہ ہے۔ طاغوتی طاقتیں مسلمانوں کو جس طرح کمزور کرنا چاہتی ہیں وہ اس میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ تھا کہ براہِ راست حملے ہوتے تھے اب بجائے براہ راست حملوں کے یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اپنے مقصد کو حاصل کر رہی ہیں اور مسلمان دنیا کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ یہ سوچتے نہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اس کے نتائج کیا نکلیں گے۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ کے اس آخری نبی کے ماننے والوں میں اتنا فتنہ و فساد ہے۔ کیوں ترقی کے عروج پر پہنچ کر زوال کی پستیوں میں تقریباً تمام مسلمان ملک گر رہے ہیں۔ اس زوال سے بچنے اور ترقی کی منزل پر دوبارہ چلنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس مسیح موعود کو مانو جس نے آخرین کو پہلوں سے ملانا ہے۔ فرقہ بندیوں کی بجائے ایک امّت بن کر مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے۔ اس کے لئے ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد میں دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرم انتصار احمد ایاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کا ہے جو 28؍مارچ 2015ء کو پچاس سال کی عمر میں بوسٹن امریکہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ عزیزم انتصار تنزانیہ میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری خالد احمدیت کے نواسے اور مختار احمد ایاز صاحب کے پوتے تھے۔ نیک، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، تہجد پڑھنے والے۔ لندن یونیورسٹی سے انہوں نے کیمیکل انجنیئرنگ میں بی ایس سی اور بعد ازاں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ماسٹر کیا۔ نظام جماعت اور نظام خلافت کی کامل اطاعت کرتے تھے۔ طوالو کے پہلے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی مقرر ہوئے۔ لندن میں شعبہ اطفال الاحمدیہ میں پہلے سیکرٹری رہے اور پھر مجلس کے قائد بھی رہے۔ کافی عرصے تک اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال بھی رہے۔ ایک پُرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ ان کے ذریعہ سے بیعتیں بھی ہوئیں۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے اور گزشتہ تین سالوں سے اپنے شعبہ میں مزید مہارت کے لئے امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ وہاں شدید بیمار ہو گئے اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ ان کے لنگز (lungs) پر اثر ہو گیا یا شائد لیور (lever) پر اثر ہوا۔ بہر حال ایک اچھے مثالی بیٹے، بھائی، شوہر، اور باپ تھے۔ اپنے بیٹے کی تربیت کا بھی انہیں خیال تھا۔ ان کے لواحقین میں والدین اور بہنوں کے علاوہ ان کی اہلیہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اور نو سالہ بیٹا افنان ایاز شامل ہیں۔ یہ عطاء المجیب راشد صاحب کے بھانجے بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر اور سکون عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو عزیزم وسیم احمد طالبعلم جامعہ احمدیہ قادیان کا ہے جو 25؍مارچ 2014ء کو دریائے بیاس میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ چار دن کی مسلسل کوشش اور تلاش کے بعد ڈوبنے کی جگہ سے تقریباً دو کلومیٹر دور جا کر مرحوم کی نعش الٹی پڑی ہوئی ملی۔ مرحوم کے جسم پر کسی قسم کا نشان نہیں تھا اور نہ ہی نعش پھولی ہوئی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی بدبو تھی۔ پوسٹ مارٹم اور قانونی کارروائی کے بعد نعش کو بذریعہ ایمبولینس قادیان لایا گیا اور وہیں نماز ظہر سے قبل دو دن پہلے ان کا جنازہ پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم 23؍اگست 1995ء کو پیدا ہوئے۔ صوبہ تلنگانہ سے ان کا تعلق تھا۔ پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے دادا دیسی باشومیاں صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں حضرت سیٹھ حسن احمد صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ عزیزم وسیم احمد مرحوم 2013ء میں جامعہ قادیان میں تعلیم کی غرض سے وقف کر کے آئے اور اللہ کے فضل سے اچھے پڑھنے والے اور ہوشیار بچوں میں سے تھے۔ انتہائی خوش مزاج اور دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ جب یہ موسمی تعطیلات میں واپس اپنے گھر گئے تو غیر احمدی بچوں کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا ہو گیا۔ ان کے والد فوت ہو چکے ہیں، والدہ بڑی پریشان ہوئیں کہ وہ اس کو ورغلا نہ دیں۔ اس پر وسیم احمد نے اپنی والدہ کو کہا کہ اب میں قادیان میں ایک سال تعلیم حاصل کر کے آیا ہوں۔ میں اب ان غیر احمدی دوستوں کو جماعت کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ یہ میرے ہم عمر ہونے کی وجہ سے بات بھی سن رہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ باقی طلباء کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہم نے دیکھا کہ ان کو تہجد کے لئے جب جگانے جاؤ تو یہ پہلے ہی تہجد پڑھ رہے ہوتے تھے۔ ہمیشہ مسکرا کر بات کرنے والے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جو کہ کافی ضعیف ہیں اور اکثر بیمار رہتی ہیں اور دو بڑے بھائی چھوڑے ہیں جن میں سے ایک واقف زندگی ہیں اور بطور معلم کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی دو بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی والدہ کو اور باقی لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
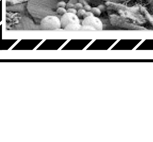
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اورسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ’خدمتِ انسانیت‘ کو شرائطِ بیعت میں رکھا ہے

ہماری جماعت کا یہ ایک خصوصی امتیاز ہے کہ ہر عمل کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کو خوش کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی یہی حقیقی روح ہے جس کو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ’انسانیت سے محبت‘ کا تعلق روحانیت کے ساتھ جوڑا ہے اور فرمایا ہے کہ دوسروں سے پیار کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور رحمتیں سمیٹنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے

یہ مذہب ہی ہے جس نے ہمیں خدمتِ انسانیت کی قدر و اہمیت کی تعلیم دی ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے ہمیں سکھایا ہے کہ دوسروں کی خدمت کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کے حصول کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ درحقیقت مذہب بذاتِ خود ہیومینٹی فرسٹ کے مقاصد کے لئے ایک بنیادی محرّک ہے۔ پس یہ کہنا کہ ہیومینٹی فرسٹ خود مختار ہونی چاہئے اور مذہب سے آزاد ہونی چاہئے بالکل غلط ہے

ہیومینٹی فرسٹ کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف دعا اور دعا ہی کے نتیجہ میں اس کی کوششیں بابرکت ہوں گی

ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کی پہلی دو روزہ کانفرنس کے موقع پر 24 جنوری 2015ء بروز ہفتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ بصیرت افروز خطاب کا اردو مفہوم

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے الحمدللہ آج اور کل ’ہیومینٹی فرسٹ‘ اپنی انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے اور میرے خیال میں اتنے وسیع پیمانے پر یہ ان کی پہلی کانفرنس ہے۔ میں امید کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ یہ تقریب نہایت نتیجہ خیز اور فائدہ مند ثابت ہو۔ اور جو حکمتِ عملیاں اور منصوبہ جات آپ یہاں بنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو انہیں عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یہ بھی امید ہے اور میری دعا ہے کہ ’ہیومینٹی فرسٹ‘ میری توقعات پر پورا اترنے والی ہو (انشاء اللہ)۔ اور میری توقعات وہی ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کے افراد سے تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بے شمار مواقع پر انسانیت کی خدمت کی ضرورت کے متعلق بیان فرمایا اور تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس حوالہ سے توقعات واقعی بہت زیادہ تھیں اور یہ چیز اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ’خدمتِ انسانیت‘ کو شرائطِ بیعت میں رکھا ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں سے نویں شرط یہ ہے کہ:

’’عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء۔ مجموعۂ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 190 اشتہار نمبر 48)

پس ہر احمدی کے دل میں دوسروں کی خدمت کرنے کی قدر اور اہمیت نقش ہو جانی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بہت سی استعدادوں اور قابلیتوں سے نوازا ہے۔ پس انسان کا فرض ہے کہ وہ ان خداداد استعدادوں کو دوسروں کی مدد کے لئے، بالخصوص ضرورتمندوں کی مدد کے لئے استعمال کرے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دوسروں کی خاطر اپنی قابلیتوں اور مہارت کو استعمال کرے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹرز اپنی طبّی خدمات پیش کر سکتے ہیں، اساتذہ تعلیم فراہم کر سکتے ہیں، انجینئرز بھی اپنے فن کی مہارت پیش کر سکتے ہیں جبکہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے وہ دوسروں کے لئے اپنی دولت خرچ کر سکتے ہیں اور انہیں کرنی بھی چاہئے۔ یہ تو چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے تو مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی کثیر تعداد ہے جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرتی ہے اور اس مقصد کے لئے اپنا وقت اور اپنی کوششیں صرف کرتے ہیں۔ یہ بات عہدیداروں اور رضاکاروں دونوں میں پائی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غیر احمدی اکثر یہ سن کر حیران ہوتے ہیں کہ مختلف پیشہ ور احمدی احباب دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں تک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ وہ یہ سن کر مزید حیران ہوتے ہیں کہ یہ لوگ ایک پیسہ تک فضول ضائع نہیں کرتے بلکہ ان میں سے بعض تو اپنے سفر کے اخراجات بھی خود ہی برداشت کرتے ہیں اور بغیر کسی اُجرت کے اپنا وقت، مہارت اور خدمات پیش کرنے کو ایک اعزاز سمجھتے ہیں۔ یہ سب اُسی روح کے نتیجہ میں ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں پیدا فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سے مواقع پر اپنے پیروکاروں کو دوسروں کی خدمت اور ان کے درد کے احساس کی اہمیت کے متعلق نصائح فرمائی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبّت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبّت کرنا کہ اُن کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا‘‘۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

پس اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ مُسلمہ کی ایک خوبصورت امتیازی خاصیت کو بیان فرمایا ہے جو شاذ و نادر ہی کہیں اور دیکھنے کو ملے گی۔ یعنی احبابِ جماعت دوسروں کی خدمت کرتے ہوئے صرف اپنی دولت اور اپنے فن پر ہی انحصار نہیں کرتے بلکہ انسانی کوششوں کے ساتھ ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد اور نصرت بھی مانگتے ہیں۔ وہ دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمدردی، محبت اور بنی نوع انسان کے ساتھ پیار کے حقیقی جذبہ کے ساتھ خدمت کی توفیق عطا کرے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں کہ ان کے اندر بے غرض روح پیدا ہو جائے تا کہ وہ دوسروں کے دکھ اور محرومیوں کو اپنے دکھ اور محرومیاں سمجھ سکیں۔ وہ دعائیں کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کی تکالیف اور دکھ درد مٹانے کے قابل ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے رضاکار افریقہ کے دور دراز علاقوں میں یا قدرتی آفات سے متاثرہ ممالک میں جانے سے پہلے میرے پاس آتے ہیں یا مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہماری جماعت کا یہ ایک خصوصی امتیاز ہے کہ ہر عمل کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کو خوش کرنا اور اس کا قرب حاصل کرنا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی یہی حقیقی روح ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ

السلام نے براہ راست قائم فرمایا۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا وقت یا اپنی زندگی وقف کرنے کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی جائے اور اس کے ساتھ پیار سے پیش آیا جائے۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 60)

اور اس قسم کا وقف تقاضا کرتا ہے کہ انسان مکمل طور پر بے غرض ہوجائے اور دوسرے انسانوں سے حقیقی پیار کرے۔ یہ وقف تقاضا کرتا ہے کہ آدمی اس وقت تک آرام نہ کرے جب تک کہ وہ دوسروں کے مسائل کو حل نہ کرلے اور دوسروں کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر نہ ڈال لے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ انسان کا دل دوسروں کی محبت سے اس قدر پُر ہوجائے کہ اُسے اپنے آرام کا خیال نہ رہے بلکہ ہمیشہ اُسے دوسروں کے آرام کی فکر رہے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ انسان اپنے ہر قسم کے دکھ اور تکلیف کو دوسروں کی خاطر بھول جائے اور دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھنے لگے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ انسان اپنی ذات کو پہنچنے والی ہر تکلیف اور پریشانی کو برداشت کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہے تا دوسرے لوگ امن اور سکون کے ساتھ رہ سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار فرمایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے مرید دوسروں کی خاطر اپنی تمام خداداد صلاحیتوں کو استعمال کریں۔ آپ علیہ السلام نے یہاں تک فرمایا کہ میرے ماننے والوں کو چاہئے کہ ہر قسم کے مذہبی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر اپنے مخالفین کی مدد کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کی کوشش کریں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 8 و ملفوظات جلد 7 صفحہ 232۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ ہے وہ معیار اور مقام جو احمدی مسلمانوں کو حاصل کرنا چاہئے جس کے مطابق وہ اپنے تمام اختلافات ایک طرف رکھ کر ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہیں قطع نظر اس کے کہ ان کا تعلق کہاں سے ہے۔ جب کوئی شخص یہ معیار حاصل کرلیتا ہے تو تب ہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ حقیقی روح کے ساتھ انسانیت کی خدمت کررہا ہے۔ یقیناً یہی وہ روح تھی جس کی بنیاد پر اس تنظیم کا نام 'ہیومینٹی فرسٹ' رکھا گیا تھا یعنی انسانیت سب سے مقدّم ہے اور ذاتی راحت و آرام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہر وہ شخص جس کا تعلق ہیومینٹی فرسٹ سے ہے خواہ وہ اس کی انتظامیہ میں سے ہے یا کارکنان ہیں یا رضا کار ہیں انہیں اس فلسفہ اور اس روح کو سمجھنا چاہئے۔ ہر ایک ممبر کو اپنی صلاحیتیں اور قابلیتیں دوسروں کی خاطر استعمال کرنی چاہئیں اور ایسے ضرورتمندوں کو جو کسی بھی رنگ میں محروم ہیں انہیں آرام اور سکون مہیا کرنے کے لئے ہر وقت کسی بھی قسم کی تکلیف، مشقّت اور قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس کے بدلہ میں انہیں کسی دنیاوی انعام کی تلاش نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کا حصول ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسروں کی خدمت کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 'انسانیت سے محبت' کا تعلق روحانیت کے ساتھ جوڑا ہے اور فرمایا ہے کہ:

''نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 102۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس کون احمدی مسلمان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ان رحمتوں اور نعمتوں سے محروم کرنا چاہے گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مَیں ہیومینٹی فرسٹ کے تمام ممبران سے کہتا ہوں خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتے ہوں یا کام کرتے ہوں کہ وہ اپنے فرائض اخلاص کے ساتھ اور دوسروں کے لئے دلی محبت رکھتے ہوئے سر انجام دیں۔ آپ لوگوں نے صرف اپنے کام کے موجودہ معیار کو برقرار ہی نہیں رکھنا بلکہ ہمیشہ اپنی کوششوں میں اضافہ کرتے چلے جانا ہے اور ہیومینٹی فرسٹ کے اچھے نام اور اچھے کام میں مزید بہتری پیدا کرتے چلے جانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں کے ذریعہ آپ کا غیر احمدیوں سے بھی واسطہ ہوگا اور آپ انہیں انسانیت کی خدمت کی طرف لے کر آئیں گے۔ پس اس طرح آپ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کررہے ہوں گے اور انہیں خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے والا بھی بنا رہے ہوں گے۔ پس آپ لوگوں کو اپنے عمل اور اخلاص کے اعلیٰ ترین معیار قائم رکھنے ہوں گے اور دوسروں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بننا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور بات مَیں کہنا چاہوں گا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہیومینٹی فرسٹ کو مذہبی فرائض سے مکمل طور پر علیحدہ رکھنا چاہئے۔ مَیں ان پر یہ واضح کردوں کہ یہ مذہب ہی ہے جس نے ہمیں خدمتِ انسانیت کی قدر و اہمیت کی تعلیم دی ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے ہمیں سکھایا ہے کہ دوسروں کی خدمت کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کے حصول کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ درحقیقت مذہب بذاتِ خود ہیومینٹی فرسٹ کے مقاصد کے لئے ایک بنیادی محرّک ہے۔ پس یہ کہنا کہ ہیومینٹی فرسٹ خودمختار ہونی چاہئے اور مذہب سے آزاد ہونی چاہئے بالکل غلط ہے۔ بعض خاص مواقع تو ہوسکتے ہیں جہاں عارضی طور پر حقوق العباد کو حقوق اللہ سے پہلے رکھا جائے۔ مثال کے طور پر اگر ایک انسان ڈوب رہا ہے تو انسان کو اجازت ہے کہ وہ ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے اپنی نماز کو مؤخّر کرلے لیکن تمام کارکنان اور عہدیداروں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس قسم کی اجازت غیر معمولی حالات کے لئے ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ دن بدن آپ کی توجہ دعا اور نماز سے ہٹ جائے۔ آپ کو یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسانیت کی خدمت بھی عبادت ہے۔ اس لئے صرف رفاہی کام کرلینا ہی کافی ہے۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے بعض حقوق اپنے بھی رکھے ہیں۔ پس ہمیں ان کی ادائیگی کی طرف ہمیشہ توجہ دینی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ ہمارا خاص امتیاز ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔ پس حقوق اللہ کی ادائیگی کی بھی بہت زیادہ اہمیت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر بھی بہت زور دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہیومینٹی فرسٹ کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف دعا اور دعا ہی کے نتیجہ میں اس کی کوششیں بابرکت ہوں گی۔ ہر قسم کے مثبت نتائج صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر انسانیت کی خدمت کریں اور پھر اسی کے آگے جھکیں تو ہم ہر دو حقوق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کررہے ہوں گے۔ اور اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے بے شمار اَفضال اور انعامات حاصل کرنے والے بن جائیں گے جبکہ ایک دنیاوی شخص کو تو صرف اس کی ظاہری جسمانی کوششوں کا بدلہ ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری کوششوں میں ہمیشہ برکت پڑتی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہمیشہ برکت پڑتی رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر دعا دیتے ہوئے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ہیومینٹی فرسٹ کے پاس جو فنڈز مہیا ہیں اُن کی نسبت وہ کہیں زیادہ کام کررہی ہے۔ دوسری رفاہی تنظیمیں اتنی رقم سے ہیومینٹی کے کاموں کا دس فیصد بھی نہیں کرسکتیں۔ آپ کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمتوں کا نتیجہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنی نوع انسان سے محبت اور اخلاص کی جو روح ہمارے اندر پیدا کی ہے اور جس کی ہمیں تعلیم دی ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسی جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(اردو ترجمہ: رشید احمد، مربی سلسلہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/اپریل 2015)

★★★

سنو اور اطاعت کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:
''تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں، خوشحالی میں، خوشی میں، ناخوشی میں، حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔''
(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3419)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

اگر اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے خرچ کیا جائے تو اس سے جہاں گھروں کے سکون قائم ہوں گے، بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں ہوگی وہاں آمد میں بھی برکت پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ (فرمودہ 5/نومبر 2010ء)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز سونگڑہ اُڈیشہ

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کا جلسہ ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور اس کی بے انتہا روحانی برکات سے مستفیض ہوں

اس امر کو اہمیت دیں کہ یہ جلسہ ایک روحانی اجتماع ہے۔ فضول اور بیہودہ گفتگو سے پرہیز کریں۔
بکثرت ذکر الٰہی، درود شریف، دعا اور استغفار پر زور دیں۔ مقررین کی تقاریر پوری توجہ اور انہماک سے سننے کی کوشش کریں
اپنے علم کو بڑھائیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو سمجھنے کی سعی کریں

میں آپ کو بعض اعلیٰ اخلاقی قدروں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جن کا اپنانا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے تکبّر اور نخوت سے بچیں
اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔ دورانِ جلسہ باہمی محبت اور دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبہ کی بہترین مثال قائم کریں
اور دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیں۔ فخر و مباہات سے بچتے ہوئے عاجزی و انکساری کا بہترین نمونہ پیش کریں
ہمارے اعمال میں سچائی اور انصاف غالب نظر آئیں اگرچہ اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے
درگزر اور صبر ایسی نیکیاں ہیں جن کا بجالانا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گوئٹے مالا (جنوبی امریکہ) منعقدہ دسمبر 2014 کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا (جنوبی امریکہ) کا 25واں جلسہ سالانہ مورخہ 12، 13، 14 دسمبر 2014 کو مسجد بیت الاوّل میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 125 تھی جس میں 39 مقامی احمدیوں کے علاوہ 58 غیر مسلم مہمان اور بیرون ملک امریکہ، پانامہ، کینیڈا، کولمبیا، کوسٹاریکا اور میکسیکو سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 28 تھی۔ جلسہ سے ایک روز قبل پریس کانفرنس منعقد کی گئ جس میں جماعت کا تعارف کرایا گیا اور میڈیا کے نمائندگان کو ان کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔

اس جلسہ میں مکرم مختار احمد چیمہ صاحب مبلغ سلسلہ کینیڈا کو بطور نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شرکت کی سعادت ملی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جلسہ کیلئے اپنا پیغام بھجوایا جو مکرم عبد الستار خان صاحب امیر و مشنری انچارج گوئٹے مالا نے سپنش اور مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے انگریزی زبان میں پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی تفصیلی رپورٹ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 23 جنوری 2015 صفحہ نمبر 15 میں شائع ہو چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

''پیارے احباب جماعت احمدیہ گوئٹے مالا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 12، 13 اور 14 دسمبر 2014ء کو منعقد کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کا جلسہ ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور اس کی بے انتہا روحانی برکات سے مستفیض ہوں۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ جلسہ دنیاوی جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس جلسہ سے غرض یہ ہے کہ جماعت کے مخلصین روحانی برکات سے مستفیض ہوں۔ حقائق و معارف کو حاصل کرنے والے اور تعلق باللہ میں ترقی کریں۔ ایک اور فائدہ یہ بھی ہوگا کہ نئے دوستوں سے ملاقات کرکے باہمی محبت و الفت کا رشتہ مضبوط ہوگا۔ (آسمانی فیصلہ)

پس جیسا کہ امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر میں نے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسوں سے متّقی مردوں اور عورتوں کو صحبت صالحین نصیب ہوتی ہے اور شاملین جلسہ کو ایسا روحانی تجربہ حاصل ہوتا ہے کہ جس سے وہ نیکیوں میں انفرادی طور پر بھی آگے بڑھتے ہیں اور نیکیوں کے معیار بلند کرتے ہیں۔ یہ جلسہ ایک طرف ہمیں ذکر الٰہی کی طرف تو دوسری طرف ہمیں بنی نوع انسان سے متعلق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس اس امر کو اہمیت دیں کہ یہ جلسہ ایک روحانی اجتماع ہے۔ فضول اور بیہودہ گفتگو سے پرہیز کریں۔ بکثرت ذکر الٰہی، درود شریف، دعا اور استغفار پر زور دیں۔ مقررین کی تقاریر پوری توجہ اور انہماک سے سننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم کو بڑھائیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو سمجھنے کی سعی کریں۔

میں آپ کو بعض اعلیٰ اخلاقی قدروں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جن کا اپنانا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے تکبّر اور نخوت سے بچیں۔ اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔ دورانِ جلسہ باہمی محبت اور دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبہ کی بہترین مثال قائم کریں اور دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیں۔ فخر و مباہات سے بچتے ہوئے عاجزی و انکساری کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ ہمارے اعمال میں سچائی اور انصاف غالب نظر آئیں اگرچہ اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے۔ درگزر اور صبر ایسی نیکیاں ہیں جن کا بجالانا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہوکر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقتہ نماز کے پابند ہوں اور جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہوجائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 47-46)

اگر جلسہ کے تمام شرکاء ان اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنا لیں تو ایک خوبصورت معاشرہ جنم لے گا جو حق کے سنجیدہ متلاشیوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات کی طرف کھینچنے کا باعث ہوگا۔

جلسہ کے موقع پر جن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کریں وہ عارضی نہ ہو بلکہ ہمارے اندر مستقل نیکیاں بجالانے کی استعداد پیدا کرنے والا ہو۔

میں آپ لوگوں کو تبلیغ کے اہم فریضہ کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ کرنا اور پیغام حق پہنچانا ہر احمدی کا فرض ہے اور تبلیغ میں کامیابی کا ذریعہ بہترین نمونہ پیش کرنا ہے۔

اگر ہمارے اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ ہمارا قول و فعل قرآنی احکامات کے مطابق ہو اور ہماری اخوّت و محبت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق ہو تو دنیا کو ہم احمدیت کا پیغام پہنچانے میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوسکیں گے۔ اپنے ملک کے لوگوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال سے دعوت الی اللہ کریں۔ اور یہ بھی جلسہ کی اغراض میں سے ایک غرض ہے۔

میں اس بات کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور اہم مواقع پر کی گئی تقاریر کو غور سے سنیں۔ اس کے نتیجہ میں خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ آپ کا تعلق مضبوط ہوگا۔ نیز اپنے بچوں اور نسلوں کو بھی خلافت کی عظیم الشان برکات سے آگاہ کرتے رہیں کہ وہ بھی ہمیشہ خلیفۂ وقت کے باوفا اور اطاعت گزار بننے والے ہوں۔ یاد رکھیں کہ آج غلبہ اسلام کا فریضہ اور اس کی تکمیل نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہوچکی ہے۔ اس لئے مقدّس نظام خلافت کے ساتھ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی وابستہ رکھنے کی جدّ وجہد کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کے لئے درج ذیل الفاظ میں جو دعائیں کی ہیں یہ آپ کے حق میں بھی پوری ہوں۔

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں اپنے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 342)

آخر پر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ ہر ایک میں نیا جذبۂ ایمان اور تقویٰ پیدا ہو۔ آپ کو نیکیوں میں آگے بڑھنے اور جماعت احمدیہ نیز انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق نصیب ہو۔'' ☆......☆......☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2015)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 8 اپریل 2015ء بروز بدھ ، قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم نعیم الرحمن طارق صاحب (ابن مکرم مولانا عبدالرحمن انور صاحب آف سلاؤ، سابق پرائیوٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

4 اپریل 2015 کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1943 میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو پنوعاقل (سندھ) میں معتمد خدام الاحمدیہ اور کراچی میں سیکرٹری وصایا کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 2011 میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوگئے تھے۔ صوم صلوٰۃ کے پابند، خلافت سے پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والے، کم گو، مہمان نواز بہت نیک اور بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دونوں بچے مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ محترم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) کے ماموں زاد بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم عطاء اللہ صاحب درویش (آف کنری)

24 مارچ 2015 کو 85 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جنوری 1952 تک آپ درویشان قادیان میں شامل رہے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر پاکستان واپس آگئے تھے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زمینوں پر بطور مینیجر انتہائی دیانت داری سے خدمت سرانجام دی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے والہانہ عشق کرنے والے ، نیک مخلص اور بہت بہادر انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو اپنی اولاد میں سے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کو وقف کرنے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب (مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) اور مکرم حمید اللہ ظفر صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا) کے والد تھے۔ آپ کے دو داماد اور دو پوتے بھی مربی سلسلہ ہیں۔

(2) مکرم رضوان الحمد صاحب (آف حمص۔ شام)

گزشتہ دنوں سیریا میں قید کے دوران وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1997 میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حمص کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کے قبول احمدیت کی وجہ سے اہل خانہ اور اکثر رشتہ دار آپ کے سخت مخالف ہوگئے تھے۔ تاہم مرحوم کے نیک نمونہ اور تبلیغی کوششوں کی وجہ سے انکی اہلیہ نے بھی بیعت کرلی۔ اسیری کے دوران جیل میں انہیں بہت ٹارچر کے بعد ماردیا گیا۔ آپ جیل میں بھی نمازوں کا بڑی پابندی کے ساتھ اہتمام کیا کرتے تھے بلکہ وہاں دوسرے قیدیوں کو بھی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ آپ بہت خوش مزاج، شیریں زبان، نہایت بااخلاق، ہمدردئ خلق کرنے والے، سادہ مزاج نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو نظام جماعت اور خلافت سے گہری عقیدت، محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اطاعت کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ تنخواہ ملنے پر گھر جانے سے پہلے چندہ کی ادائیگی کرتے اور ہمیشہ شرح سے زائد ادا کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ملک عبدالرّب صاحب (ابن مکرم ملک غلام نبی صاحب کھارے والی) ربوہ

16 مارچ 2015 کو ایک طویل علالت کے بعد 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ملک حسن محمد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے اور آپ کے نانا مکرم شیخ احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختار عام تھے۔ مرحوم کو 1953 میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اسیری کے ایام میں ان کے ساتھ اسیر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ مرحوم باجماعت نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش، بہت ہمدرد، نیک اور بزرگ انسان تھے۔ آپ کو خلافت سے انتہا درجہ کی محبت اور عقیدت تھی۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ انہیں پیار سے ”یہ میرے جیل کا ساتھی ہے“ کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم نعیم احمد شرما صاحب (ابن حضرت فتح محمد شرما صاحبؓ، جرمنی)

31 مارچ 2015 کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد اور دادا دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے دادا حضرت کرم الٰہی شرما صاحبؓ کا شمار ابتدائی صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ 1990 میں جرمنی آئے جہاں آپ کو وفات تک مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آپ نے اپنے گھر کا ایک کمرہ نماز سینٹر کیلئے وقف کیا ہوا تھا۔ بوقت وفات اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری وصایا خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ لمبا عرصہ نیشنل شعبہ جائیداد میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مساجد اور جلسہ سالانہ جرمنی اور اجتماعات پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنے کی بھی توفیق پائی۔ آپ نماز اور تہجد کے پابند، باقاعدگی سے تلاوتِ قرآن کریم کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ ، بہت مہمان نواز، خلافت کے شیدائی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ مریم بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم رائے عبدالقدیر منگلا صاحب، ضلع سرگودھا)

29 دسمبر 2014 کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ لجنہ اماء اللہ چک منگلا کی فعال رکن تھیں۔ چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔

(6) مکرم مبارک فیض اللہ بلوچ صاحب (ابن مکرم عبد الرحیم بلوچ صاحب، ربوہ)

7 جنوری 2015 کو بعمر 71 سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1978 تا 1984 ملازمت کے سلسلہ میں سعودی عرب رہے۔ اس دوران انہیں دو مرتبہ حج اور متعدد بار عمرہ کرنے کی سعادت ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندوں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات اور خطابات بڑی باقاعدگی سے سنا کرتے تھے۔

(7) مکرمہ طاہرہ الماس صاحبہ (اہلیہ مکرم داؤد احمد نون صاحب، چونترہ ضلع راولپنڈی)

12 دسمبر 2014 کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت کی وفادار، غربا و مساکین کی امداد کرنے والی، مہمان نواز، نیک اور متقی خاتون تھیں۔

(8) مکرم شریف احمد صاحب رفیق (ابن مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب، کراچی)

آپ گزشتہ دنوں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری مال 10 سال خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بہت مہمان نواز اور صابر وشاکر انسان تھے۔

(9) مکرم چوہدری غلام رسول صاحب (کنری سندھ)

24 دسمبر 2014 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمتِ خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ اکثر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

ہر احمدی کو عمومی طور پر اور عہدیداران کو خصوصی طور پر مَیں یہ کہتا ہوں کہ عاجزی دکھائیں، عاجزی دکھائیں اور اپنے اندر اور اپنی ممبرات اور اپنے ممبران کے اندر چاہے مَرد ہوں یا عورتیں عاجزی پیدا کرنے کی خاص مُہم چلائیں

خلافت اور نظام جماعت کے احترام کے تقاضوں، تربیت اولاد، پردہ کی اصل روح اور حقیقت کے قیام اور خوبصورت اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے سلسلہ میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح

لجنہ اماء اللہ یو۔کے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب فرمودہ 19 اکتوبر 2003ء بروز اتوار بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن، لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴿۳۶﴾

(الاحزاب: 36)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں مسلمان اور مومن مردوں اور عورتوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ چند خصوصیات ہیں جو مسلمان اور مومن میں ہونی چاہئیں۔ اگر یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو خدا تعالیٰ تمہیں خوشخبری دیتا ہے کہ تم سے نہ صرف مغفرت کا سلوک کرے گا بلکہ اجر عظیم سے بھی نوازے گا۔ اور وہ کیا باتیں ہیں۔ وہ باتیں یہ ہیں کہ فرمانبرداری کرنے والی ہوں، سچ کو اختیار کرنے والی ہوں، سچ بولنے والی ہوں، صبر کرنے والی ہوں، عاجزی اختیار کرنے والی ہوں، صدقہ کرنے والی ہوں، روزہ دار ہوں۔ آنکھ کان منہ اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی ہوں۔ اور اللہ کا ذکر کرنے والی ہوں۔

اب یہ دیکھیں یہ ایسی باتیں ہیں اگر کسی میں پیدا ہو جائیں اور کسی معاشرہ کی اکثریت میں پیدا ہو جائیں تو ایسا خوبصورت معاشرہ جنم لے گا جس کی کوئی مثال نہیں ہوگی۔ اس بارہ میں اب مَیں کچھ مزید وضاحت کرتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے یہ بتاؤں گا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ مسلمان اور مومن، یہ الگ الگ کیوں کہا گیا ہے؟ اس بارہ میں خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿۱۵﴾ (الحجرات: 15)

یعنی بادیہ نشین، وہ لوگ جو گاؤں میں دیہاتوں میں رہتے تھے، کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو یہ بتا دیا کہ مسلمان ہونے میں اور مضبوط ایمان دلوں میں قائم ہونے میں بہت فرق ہے۔ مضبوط ایمان تو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب تمہارا ہر عمل، ہر فعل، ہر کام جو تم کرتی ہو خدا کی رضا کی خاطر کرو۔ اللہ کا خوف اور خشیت ہر وقت تمہارے ذہن میں رہے۔ تقویٰ کی باریک سے باریک راہیں ہمیشہ تمہارے مدنظر رہیں۔ اور تم ان پہ قدم مارنے والی ہو۔ اپنے بچوں کے دلوں میں بھی ایمان اس حد تک بھر دو کہ اُن کا اوڑھنا بچھونا بھی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ ہاں جو بڑے بڑے احکامات ہیں، فرائض ہیں، ان کو مان کر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں داخل ہو چکے ہو۔ یہ اطاعت تم کرتے رہو اس کا بھی اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ:

''اَسْلَمْنَا ہمیشہ لاٹھی سے ہوتا ہے۔'' یعنی طاقت سے۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ کثرت سے لوگ قبول کر رہے ہیں تو اس وقت قبول کر لیا جاتا ہے۔'' اور اٰمَنَّا اس وقت ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ دل میں ڈال دے۔ ایمان کے لوازم اَور ہوتے ہیں اور اسلام کے اَور۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو''۔

(البدر جلد 2 نمبر 19۔ 29 مئی 1903ء صفحہ 147)

پھر فرماتے ہیں: ''مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے۔ اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسدانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔''

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 103)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس سے اس بات کی مزید وضاحت ہوگئی کہ تقویٰ کی باریک راہوں پر جب چلنے لگو تو تب سمجھا جائے گا کہ تم مومن ہو۔ اس میں سب سے پہلی چیز آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے زیادہ ہو اور اس کے مقابلہ میں کوئی دنیاوی رشتہ، کوئی محبت روک نہ بنے۔

پھر اخلاقی برائیاں ہیں ان میں علاوہ بڑی بڑی اخلاقی برائیوں کے چھوٹی چھوٹی بھی ہیں۔ مثلاً ہمسایوں سے اچھا سلوک نہ رکھنا، آپس میں مل کر کسی کا مذاق اڑانا، استہزاء کرنا، ہنسی ٹھٹھا کرنا، اپنے بچوں سے بہت پیار کرنا اور دوسرے کے بچوں کو پرے دھکیلنا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں کہ وقت پر نماز پڑھو، بڑوں سے ادب سے پیش آؤ، چھوٹوں سے شفقت سے کرو۔ یہ یہ برائیاں ہیں یہ نہ کرنا۔ پھر یہ ہے کہ اپنے عہدیداروں کی ہر بات کو غور سے سننا اور ماننا۔ نظام جماعت کی پابندی کرنا۔ یہ اخلاقی اچھائیاں اگر پیدا ہو جائیں تو پھر نظام ترقی کرتا ہے۔

تو فرمایا کہ اگر یہ سب کام خدا کی خاطر کرو گی تو مومن کہلاؤ گی اور دن بدن ایمان مضبوط تر ہوتا جائے گا۔ اب یہ مومنانہ حالت پیدا کر لی ہے تو اس میں ایک اہم بات فرمانبرداری بھی ہے۔ اسی تعلق میں فرمایا گیا ہے کامل اطاعت اور فرمانبرداری دکھاؤ۔ اب یہ نہیں کہ فلاں عہدیدار سے، فلاں صدر سے یا فلاں عورت سے جو اس وقت سیکرٹری تربیت ہے، کیونکہ میری بنتی نہیں۔ اس نے ایک موقع پر آج سے اتنے سال پہلے مجھے لوگوں کے سامنے ٹوکا تھا یا میری بات نہیں مانی تھی یا میرے بچوں کو نماز کے وقت شرارتیں کرنے پر خاموش کیا تھا، اس لئے اب مَیں اس کی بات نہیں مانوں گی۔ یہ فرمانبرداری نہیں ہے۔ اور پھر جبکہ اتنی ضدّ آ جاتی ہے، یہاں تک کہ اب چاہے جو مرضی وہ کہے مَیں اس کی بات نہیں مانوں گی۔ ایسی عورتیں جب نظام کی اطاعت چھوڑ دیتی ہیں تو پھر چاہے عہدیدار بھی نماز میں ٹیڑھی صفوں میں کھڑی عورتوں کو تلقین کرے کہ صفیں سیدھی کر لو، آپس کے فاصلے کم کر لو، خلا کم کرو، تو اس کی بات نہیں مانتیں اور پھر ہنسی ٹھٹھے میں اس بات کو اڑا دیتی ہیں۔ تو اس کی بات نہ مان کر تم اس کی فرمانبرداری سے باہر نہیں جا رہی بلکہ نظام جماعت کے ایک کارکن کی بات نہیں مان رہی۔ اور صرف نظام جماعت کو لاپرواہی کی نظر سے نہیں دیکھ رہی بلکہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واضح حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہو، اس کو کم نظر سے دیکھ رہی ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھتے وقت اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے درمیان شیطان آ کر کھڑا ہو جائے گا۔ تو اس طرح اس عہدیدار کی بات نہ مان کر اس کا تو کچھ ضائع نہیں ہو رہا آپ اپنے درمیان شیطان کو جگہ دے رہی ہیں۔ اس طرح سے ایک تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کر رہی ہیں۔ جبکہ دعویٰ یہ ہے کہ انسانوں میں سب سے زیادہ محبت ہمیں اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ محبت کے تقاضے تو اس طرح پورے نہیں ہوتے۔ محبت کرنے والے تو اپنے محبوب کی آنکھ کے اشارے کو بھی سمجھتے ہیں۔ وہ تو اس کے ایک ارشاد پر اپنی جانیں قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔ کجا یہ کہ اللہ کے گھر میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح حکم کی پابندی نہ کر رہے ہوں۔ اور یہ سمجھو کہ یہ بات یہیں ختم ہوگئی! نہیں، جب تمہارے بچے تمہارا یہ عمل دیکھیں گے وہ بھی یہی سمجھیں گے کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں سے نہ صرف کسی بھی اچھی بات کہنے والے کا احترام اٹھ جائے گا، بلکہ نظام کے کارکنوں کی اور عہدیداروں کی عزت بھی ختم ہو جائے گی۔ اور یہ سلسلہ صرف یہ نہیں کہ یہیں رُک جائے گا بلکہ اور آگے بڑھے گا اور یہ اولادیں اسلام کی خوبصورت تعلیم سے بھی پرے ہٹنے والی ہو جائیں گی۔ نام کے تو احمدی رہیں گے، ایک

احمدی گھرانہ میں جو پیدا ہوئے اس لئے احمدی ہیں۔ لیکن خلافت اور نظام جماعت کا احترام کچھ نہیں رہے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بھی سرسری نظر سے دیکھنے والے ہوں گے۔ اور جب بھی ان کو شریعت کے بارے میں یا مذہب کے بارے میں یا جماعت کے بارے میں بتایا جائے گا، کوئی ایسی بات ہوگی، کوئی حکم دیا جائے گا، تو ایسے بچے پھر منہ پرے کر کے گزر جانے والے ہوتے ہیں، کوئی توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔

یہاں مَیں یہ بھی واضح کر دوں کہ ایسی ماؤں کے بچے پھر ایک وقت میں ان کے ہاتھ سے بھی نکل جاتے ہیں۔ ان کے کنٹرول میں بھی نہیں رہتے۔ پھر ماؤں کو فکر ہوتی ہے کہ ہمارے بچے بگڑ گئے۔ تو ان کے بگڑنے کے ذمہ دار تو تم خود ہو۔ اگر تم چاہتی ہو تو اپنے عمل سے اپنی اولاد کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا سکتی ہو۔

کل مجھے امیر صاحب کہنے لگے کہ یہاں بچوں کی تربیت کے بڑے مسائل ہیں۔ بچے اسکول میں جاتے ہیں اور وہاں سکھایا جاتا ہے کہ یہ سوال کرو۔ اور جب ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ یہ کام کرو اور اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے تو سوال کرتے ہیں کہ پہلے ہمیں سمجھاؤ کہ کیوں؟ تو مَیں نے انہیں یہی کہا تھا کہ یہ بچوں کی تربیت کے مسائل نہیں ہیں۔ یہ اچھی بات ہے انہیں سوال کرنے چاہئیں۔ یہ ماں اور باپ کی تربیت کے مسائل ہیں۔ بچے سوال کرتے ہیں تو ماں باپ ان کے سوالوں کے جوابات دیں۔ اس بارہ میں مَیں پہلے بھی جلسہ پر توجہ دلا چکا ہوں کہ بچوں سے دوستی کا ماحول پیدا کریں۔ ان کو احساس ہو کہ ہمارے ماں باپ ہمارے ہمدرد بھی ہیں، ہمارے دوست بھی ہیں۔ اور جب خود آپ میں دین کوٹ کوٹ کر بھرا ہو گا تو آپ ایک مضبوط ایمان والے ہوں گے۔ اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں گے، نظام کا احترام سکھانے والے ہوں گے، تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بچے آپ کا کہا ماننے والے نہ ہوں۔ جو سوال و جواب ہوگا اس سے بہرحال ان کی تسلی ہوگی، ان کی Satisfaction ہوگی۔ اور جب تک یہ بچے اس شعور کی عمر کو پہنچیں کہ ان کے دل میں مذہب کے بارے میں سوال پیدا ہونے شروع ہوں تو قرآن، حدیث پڑھ کر، خلفاء کے خطبات سن کر، علماء سے پوچھ کر، کتابیں پڑھ کر وہ خود اپنے سوالوں کا جواب تلاش کر لیں گے۔

یہ بات کئی دفعہ تجربہ میں آئی ہے کہ ماں بچوں کے سامنے کہہ دیتی ہے کہ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب کوئی بچہ اس طرح بڑوں کا احترام نہیں کرتا، بڑا مشکل کام ہے۔ یہ غلط ہے۔ بچوں پہ الزام ہے۔ جب بچے کو پیار سے سمجھایا جاتا ہے تو بچے وہیں ماں کے سامنے اعتراف کرتے ہیں کہ ٹھیک ہے، یہ بات مجھے یوں نہیں بلکہ اس طرح کرنی چاہئے تھی جس طرح آپ نے سمجھایا۔ تو بچوں سے یہاں میری مراد سولہ سترہ سال کی عمر کے بچے ہیں لڑکے بھی لڑکیاں بھی۔ اور یہ نہیں ہے کہ بچوں نے یہ اعتراف میرے سامنے کیا ہے، جب ان کو سمجھایا گیا بلکہ جس نے بھی، کسی عہدیدار نے یا کسی بھی شخص نے جب بچوں کو سمجھایا اس کا فائدہ ہی ہوا ہے۔

پھر اس آیت میں فرمایا ہے کہ سچ بولو اور سچ بولنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سچ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر یہ پیدا ہو جائے تو تقریباً تمام بڑی بڑی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور نیکیاں ادا کرنے کی توفیق ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ایک شخص حاضر ہوا تھا اور اس نے عرض کی کہ میرے اندر اتنی برائیاں ہیں کہ مَیں تمام کو تو چھوڑ نہیں سکتا مجھے صرف ایک ایسی بیماری یا کمزوری یا برائی کے بارے میں بتائیں جس کو مَیں آسانی سے چھوڑ سکوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے زیادہ انسان کی نفسیات اور فطرت کو سمجھنے والے تھے آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم یوں کرو کہ صرف جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ وہ شخص بڑا خوش ہوا کہ چلو یہ تو بڑا آسان کام ہے۔ اٹھ کر چلا گیا اور اس وعدہ کے ساتھ اٹھا کہ آئندہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ رات کو جب اس کو چوری کا خیال آیا، کیونکہ وہ بڑا چور تھا اس کو خیال آیا کہ اگر چوری کرتے پکڑا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوں گا۔ اور اقرار کرتا ہوں تو سزا ملے گی، شرمندگی ہوگی۔ اگر انکار کیا تو یہ جھوٹ ہے۔ تو جھوٹ مَیں نے بولنا نہیں کیونکہ وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو آخر اسی کشمکش و پیچ میں ساری رات گزر گئی اور وہ چوری پر نہ جاسکا۔ پھر زنا کا خیال آیا تو پھر یہی بات سامنے آگئی۔ شراب نوشی اور دوسری برائیوں کا خیال آیا تو پھر یہی پکڑے جانے کا خوف اور جھوٹ نہ بولنے کا عہد یاد آتا رہا۔ آخر ایک دن وہ بالکل پاک صاف ہو کر حاضر ہوا اور کہا کہ اس جھوٹ نہ بولنے کے عہد نے میری تمام برائیاں دُور کر دی ہیں۔ تو یہ ہے سچ کی برکت کہ صرف عہد کرنے سے ہی کہ مَیں سچ بولوں گا برائیاں دُور ہو گئیں۔

تو جب کسی موقع پر آپ سچ بول رہی ہوں گی اور سچ کا پرچار کر رہی ہوں گی تو پھر اس میں کس قدر برکتیں ہوں گی۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں، ذاتی گھریلو رنجشیں، عہدیداروں کے خلاف جھوٹی شکایتوں کی وجہ بن رہی ہوتی ہیں۔ اور جب تحقیق کرو تو پتہ لگتا ہے کہ اصل معاملہ تو دیورانی جٹھانی کا یا نند بھابھی کا یا ساس بہو کا ہے نہ کہ جماعتی مسئلہ ہے۔ اس لئے ہمیشہ سچ کو مقدم رکھیں۔ سچ کو سب چیزوں سے زیادہ آپ کی نظر میں اہمیت ہونی چاہئے۔ سچی گواہی دیں۔ اپنے بچوں کو سچ بولنا سکھائیں۔

یہاں پر پھر میں وہی بات کہوں گا کہ اس معاشرہ میں بچوں کو سکولوں میں سچ بولنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اور اس کی تعلیم بھی دی جاتی ہے سکولوں میں بتایا جاتا ہے کہ سچ بولنا ہے۔ تو جب بچہ گھر آتا ہے تو ایسی مائیں یا باپ جن کو نہ صرف سچ بولنے کی خود عادت نہیں ہوتی بلکہ بچوں کو بھی بعض دفعہ ارادۃً یا غیر ارادی طور پر جھوٹ سکھا دیتے ہیں۔ مثلاً اس طرح کہ گھر میں آرام کر رہے ہیں۔ کوئی عہدیدار سیکرٹری مال یا صدر یا کوئی مرد آیا یا لجنہ کی کوئی عورت کسی کام کے لئے آگئی تو بچہ کو کہہ دیا چلو کہہ دو جا کے کہ گھر میں نہیں ہے۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ اس طرح کی اور بہت ساری چھوٹی چھوٹی مثالیں ہیں۔ چاہے یہ بہت تھوڑی ہی تعداد میں ہوں مگر ہمیں یہ تھوڑی تعداد بھی برداشت نہیں کہ سچ پر قائم نہ ہوں۔ کیونکہ اس تھوڑی تعداد کے بچے جب اپنے گھر سے غلط بات سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ خود مذہب سے دُور جا رہے ہوتے ہیں کہ سکول میں تو ہم کو سچ بولنا سکھایا جا رہا ہے اور گھر میں جہاں ہمارے ماں باپ ہمیں کہتے ہیں کہ مذہب اصل چیز ہے، نمازیں پڑھنی چاہئیں، نیک کام کرنے چاہئیں ان کا اپنا عمل یہ ہے کہ ایک چھوٹی سے بات پر، کسی کو نہ ملنے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔ سیدھی طرح صاف الفاظ میں یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ مَیں اس وقت نہیں مل سکتی۔ پھر ایسا بچہ اپنے ماحول میں بچوں کو بھی خراب کر رہا ہوتا ہے کہ دیکھو یہ کیسی تعلیم ہے کہ ایک ذرا سی بات پر میری ماں نے جھوٹ بولا؟ یا میرے باپ نے جھوٹ بولا۔ تو جب اپنے ماں باپ کے یہ عمل بچہ دیکھتا ہے تو دُور ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے ان باتوں کو چھوٹی نہ سمجھیں اور خدا تعالیٰ کا خوف کریں۔

پھر فرمایا: صبر کرنے والے بنو۔ تمہارے اندر وسعت حوصلہ بھی ہونا چاہئے۔ صبر بھی ہونا چاہئے۔ برداشت کا مادہ بھی ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ ذرا سی بات کسی سے سن لی اور صبر کا دامن ہی ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ فون اٹھایا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ یا اجلاس میں یا اجتماع کے موقع پر ملیں تو لڑنا شروع کر دیا کہ تم نے میرے بارے میں یہ باتیں کی ہیں۔ یا میری بہن کے بارے میں یہ باتیں کی ہیں۔ یا میرے بھائی کے بارے میں یہ باتیں کی ہیں۔ یا بچوں کے بارے میں فلاں بات کی ہے۔ تم ہوتی کون ہو! ایسی باتیں کرنے والی تم کون ہوتی ہو! جب بھی مجھے موقع ملا میں تمہاری ایسی تیسی کر دوں گی!

تو یہ جو چیزیں ہیں اب یہاں یورپ کے ملکوں میں بھی آ رہی ہیں۔ مختلف طبقوں سے شہروں سے دیہاتوں سے ایشیا سے لوگ آئے ہیں مختلف مزاجوں کے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ بعض دفعہ تو پہلوں میں سے بھی بعض مثالیں ہیں۔ صرف یہ نہیں کہ نئے آنے والوں میں سے ہیں۔ بہرحال بعض دفعہ چاہے یہ تھوڑی تعداد میں ہی ہوں، چند ایک ہی ہوں، ایسے لوگوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے ملک میں تو شاید آپ کی یہ برائیاں چھپ جائیں لیکن یہاں آ کر نہیں چھپ سکتیں۔ تو ان برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

ہر وقت ذہن میں رکھیں کہ آپ اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے منسوب ہو چکی ہیں۔ آپ کے اخلاقی معیار اب بہت بلند ہونے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ اگر جماعت میں رہنا ہے تو اعلیٰ اخلاق بھی دکھانے ہوں گے ورنہ تو کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی مثال دی ہے کہ اس کی ایسی مثال ہے جس طرح درخت کی سوکھی شاخ جس کو کوئی اچھا مالی یا مالک برداشت نہیں کرتا بلکہ اس سوکھی شاخ کو کاٹ دیتا ہے۔

پھر اسی لئے بے صبری کا مظاہرہ ہوتا ہے بعض دفعہ کوئی نقصان ہو جائے تو رونا دھونا اور پیٹنا شروع ہو جاتا ہے، یہ بھی سخت منع ہے۔ چاہے مالی نقصان ہو، جانی نقصان ہو۔ الحمد للہ جماعت احمدیہ میں اکثر مائیں اپنے بچوں کے ضائع ہونے پر بڑے صبر کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ جان جانے پر بھی بڑے صبر کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ لیکن کچھ شور مچانے والی، رونے پیٹنے والی بھی ہوتی ہیں تو ان کو بھی بہرحال صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ خوشخبری دیتا ہے کہ مَیں صبر کرنے والوں کو بہت بڑا اجر دیتا ہوں۔

پھر اس آیت میں عاجزی کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ عاجزی دکھاؤ۔ اب کہنے کو تو زبانی کہہ دیتے ہیں کہ مَیں تو بڑی عاجز ہوں۔ مالی لحاظ سے اپنے سے بہتر یا برابر سے تو بڑی جھک جھک کر یا اس level پر باتیں کر رہی ہوتی ہیں کہ احساس نہیں ہوتا کہ کوئی تکبر یا غرور ہے۔ لیکن پتہ تب چلتا ہے جب اپنے سے مالی لحاظ سے یا مرتبہ کے لحاظ سے کمتر کسی عورت سے باتیں کر رہی ہوں۔ اس وقت پھر بعض دفعہ ایسی عورتوں سے جن میں عاجزی نہیں ہوتی رعونت اور تکبر کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ عاجزی نہیں ہے کہ امیروں سے تو عاجزی دکھا دی اور غریبوں سے عاجزی نہیں ہوئی۔ اب بعض دفعہ یہ اظہار صرف بات چیت سے نہیں ہو رہا ہوتا۔ اگر غور کریں تو ایسی عورتوں کا پھر یا ایسے مردوں کا، دونوں اس میں شامل ہیں، آنکھوں سے بھی تکبر ٹپک رہا ہوتا ہے، گردن پر فخر اور تکبر نظر آ رہا ہوتا ہے یا چہرے پر تکبر کے آثار نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ تو منہ سے جتنا مرضی کوئی کہے کہ مَیں تو بڑا عاجز انسان ہوں۔ زبان حال سے یہ پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ یہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے اور اس میں کوئی عاجزی نہیں۔

پھر گھروں میں مثلاً سجاوٹ کی کوئی چیز پڑی ہوئی ہے اس کی کوئی تعریف کر دیتا ہے تو بڑی عاجزی سے کہہ رہی ہوتی ہیں کہ سستی سی ہے اور قیمت پوچھو تو پتہ چلتا ہے کہ صاف بناوٹ اور تصنع سے کام لیا ہے۔ تو یہ بناوٹ کی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ احمدی معاشرہ ان سے بالکل پاک ہونا چاہئے۔ حقیقی انکساری اور عاجزی دکھانی چاہئے۔ ہم تو ایک بہت بڑا مقصد لے کر

کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر دنیاوی نام ونمود اور بناوٹ اور تصنّع کے چکر میں پڑ گئے تو پھر ان اہم کاموں کو کون سرانجام دے گا جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ جتنا بڑا تمہیں مقام ملے اتنے ہی نیچے جھکتے جاؤ اور اس کے نتیجے میں خدا تمہیں اتنا ہی اونچا کرتا چلا جائے گا۔ تو ایمان کا تو یہ مقام ہے کہ اللہ کی ذات پر ہی بھروسہ ہونا چاہئے نہ کہ بندوں پر۔ اور جس شخص کو ہم نے اس زمانہ میں مانا ہے اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہو کر اس کے ہر حکم کو بجالانے کا ہم عہد کرتے ہیں اس کا عمل تو عاجزی کی اس انتہا تک پہنچا ہوا ہے کہ خدا نے بھی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں‘‘۔

پس ہر احمدی کو عمومی طور پر اور عہدیداران کو خصوصی طور پر مَیں یہ کہتا ہوں کہ عاجزی دکھائیں، عاجزی دکھائیں اور عاجزی کو اپنے اندر اور اپنی ممبرات اور اپنے ممبران کے اندر چاہے مرد ہوں یا عورتیں، پیدا کرنے کی خاص مہم چلائیں۔ اس سال اکثر جگہ ذیلی تنظیموں کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ آپ کا بھی کل ہو گیا۔ تو اس خوبصورت خُلق کی طرف بھی توجہ دیں اور نئے عزم کے ساتھ توجہ دیں۔ عاجزی دکھا کر لوگوں سے دعائیں بھی لیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور اجر عظیم کی ضمانت بھی لیں۔ پس دیکھیں خدا تعالیٰ تو کس کس طریقے سے اپنے بندوں کی بخشش کے سامان کر رہا ہے کہ عاجزی دکھاؤ تب بھی تمہیں بخش دوں گا۔ اب ہم ہی ہیں جو ان باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے ان سے دُور بھاگ رہے ہیں۔

پھر فرمایا صدقہ کرنے والے ہوں۔ اب صدقہ ایسی نیکی ہے جس کو کرنے والے کا تو بیڑا پار ہو گیا۔ لیکن ایسے لوگ جو توفیق ہوتے ہوئے ہاتھ روکے رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ کے رسول نے بڑا سخت انذار کیا ہے اور تنبیہ کی ہے جیسے کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر صبح دو فرشتے اٹھتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس جیسے اور پیدا کر۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ روک رکھنے والے، خرچ نہ کرنے والے، صدقہ خیرات نہ کرنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا سارا مال ومتاع برباد کر دے۔ یہ دیکھیں کس قدر انذار ہے۔

پھر پڑھی لکھیں عورتیں ہیں، بچیاں ہیں جو کسی بھی رنگ میں کوئی بھی کام کر سکتی ہیں، دوسروں کی کسی کام میں بھی مدد کر سکتی ہیں، تعلیم میں یا کوئی چیز سکھانے میں تو یہ بھی ان کے لئے صدقہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہر کوئی ہر دوسرے کو کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ پہنچاتا رہے تا کہ یہ حسین معاشرہ قائم ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں اپنے بندوں سے مغفرت کا سلوک فرمانے کا وعدہ کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ روزہ رکھنے والیاں بھی میرے بہت قریب ہیں۔ اب صرف روزہ رکھنا ہی کافی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اس کا بھی ثواب ہے۔ لیکن اس کا ثواب تب ہے جب اس کے پورے لوازمات بھی ادا کئے جائیں۔ اب رمضان کے مہینہ میں ایک مہینہ روزہ رکھنے سے صرف اجر عظیم کے وارث نہیں بن جائیں گے۔ فرمایا: یہ جو تم نے روزے رکھنے کا مجاہدہ کیا ہے اس کے اثرات اب سارے سال پر محیط ہونے چاہئیں۔ تمہاری راتیں عبادت میں زندہ رہنی چاہئیں، قرآن شریف کے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی خاطر تمہاری توجہ رہنی چاہئے۔ پاک خیال اور پاک زبان کا لحاظ تمہیں ہر وقت رہنا چاہئے۔ اب مثلاً روزہ دار کو حکم ہے کہ تم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا۔ کسی سے لڑنا نہیں، ورنہ تمہارے روزے بے فائدہ ہیں۔ اگر تمہارے سے کوئی لڑے تمہیں کوئی غلط بات کہے تو کہہ دو کہ میں روزہ دار ہوں۔

اب یہ ہماری ٹریننگ کے لئے ہے کہ روزے میں یہ سب برائیاں چھوڑنی ہیں تا کہ یہ نیکیاں آئندہ زندگی میں بھی تمہاری روزمرہ زندگی کے معمول کا حصہ بن جائیں، اور یہ برائیاں چھُٹ جائیں۔ یہ نہیں کہ آج تو مَیں نے نہیں لڑنا، مَیں نے چغلی نہیں کرنی مَیں نے غیبت نہیں کرنی، مَیں نے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا، مَیں نے کسی کے مال پر قبضہ نہیں کرنا، مَیں نے دو دلوں میں پھوٹ نہیں ڈالنی کیونکہ مَیں روزہ دار ہوں۔ جب میرے روزے ختم ہوں گے تو پھر مَیں تمہیں بتاؤں گی اور جواب دوں گی۔ کیونکہ جو تم نے میرے ساتھ سلوک کیا ہے روزے ختم ہونے کے بعد ہی سارے سلوکوں کا جواب ملے گا۔

اب تعلیم یہ تو نہیں ہے۔ یہ تو ہمیں ہماری تربیت کا ایک طریق سکھلایا گیا ہے کہ رمضان میں، روزے کی حالت میں تم اپنی یہ برائیاں دور کرو اور پھر ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لو۔ تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے لئے مغفرت کے سامان پیدا فرمائے گا۔ اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی تمہیں اجر عظیم سے نوازے گا اور تمہاری اولادوں پر بھی فضل فرمائے گا انشاء اللہ۔

اب اس ضمن میں مزید کہنا چاہتا ہوں۔ چند دنوں تک انشاء اللہ تعالیٰ رمضان شروع ہونے والا ہے تو یہ عہد کریں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ایک یا دو برائیاں جو ہم میں ہیں، یہ خود جائزہ لیں کہ کیا کیا برائیاں ہیں، ان کو ہم خود دُور کریں گے اور ختم کریں گے۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ کوئی اس وہم میں نہ رہے کہ اس میں کوئی برائی نہیں۔ اگر کوئی اس وہم میں ہے تو اس کو بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ رحم کرے۔

پھر اس آیت میں ایک یہ حکم ہمیں دیا گیا ہے کہ شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والیاں بنو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آنکھ، کان منہ وغیرہ بھی ہیں کیونکہ اگر تم نے ان کی حفاظت نہ کی تو یہ بھی برائی پھیلانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کانوں سے بری باتیں سنو، منہ سے بری باتیں کرو تو یہ بھی ان کی حفاظت نہیں ہے۔ آنکھوں سے غلط قسم کے نظارے دیکھو تو یہ بھی منع ہے۔ بعض فلمیں دیکھی جاتی ہیں چاہے وہ گھر میں بیٹھ کر دیکھ رہے ہو یا باہر جا کر دیکھ رہے ہو، جو اخلاق سوز قسم کی فلمیں ہیں وہ بھی اسی زُمرہ میں آتی ہیں کہ تم نے اپنی آنکھوں کی حفاظت نہیں کی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ (المومنون:06) یعنی جب وہ لوگ اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کریں گے، لغو سے اعراض کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں گے۔ کیونکہ جب ایک شخص دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے اور اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ کسی اور کے مال کو ناجائز طریقے سے کب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور کب چاہتا ہے کہ مَیں کسی دوسرے کے حقوق کو دبا لوں اور جب وہ مال جیسی عزیز چیز کو خدا کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ تو پھر آنکھ، ناک، کان، زبان وغیرہ کو غیر محل پر کب استعمال کرنے لگا‘‘۔ یعنی کہ جہاں ان کو استعمال نہیں کرنا چاہیے وہاں کس طرح استعمال کر سکتا ہے۔ ’’کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک شخص اوّل درجہ کی نیکیوں کی نسبت اس قدر محتاط ہوتا ہے تو ادنیٰ درجہ کی نیکیاں خود بخود عمل میں آتی جاتی ہیں۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد سوم۔ سورۃ المومنون۔ صفحہ 398۔ ملفوظات جلد پنجم صفحہ 402-401۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی جب بڑی بڑی نیکیوں کے بارے میں محتاط ہو جاتا ہے تو چھوٹی چھوٹی جو نیکیاں ہیں اس شخص سے خود بخود ہونے لگ جاتی ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: ’’قرآن شریف کے مخاطب چونکہ کُل مِلل اور فرقے تھے اور اس پر پہنچ کر تمام ضرورتیں ختم ہو گئی تھیں اس لئے قرآن کریم نے عقائد کو بھی اور احکام عملی کو بھی مدلّل بیان کیا‘‘۔ یعنی تمام فرقوں اور قوموں کی ضرورتیں اللہ تعالیٰ کے پیش نظر تھیں۔ اس لئے قرآن شریف میں ان سب کے مطابق حکم دیا گیا ہے اور عقائد کو بھی، احکام عملی کو بھی جو ایسے حکم ہیں جن پر ہمیں عمل کرنا چاہئے دلیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ’’چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ (النور:31) یعنی مومنوں کو کہہ دے کہ کسی کے ستر کو آنکھ پھاڑ کر نہ دیکھیں اور باقی تمام فروج کی بھی حفاظت کریں۔ یعنی انسان پر لازم ہے کہ انسان چشم خوابیدہ ہو‘‘ یعنی کہ پوری آنکھ نہ کھولے۔ بلکہ جھکی ہوئی نظر ہو‘‘ تا کہ کسی غیر محرم عورت کو دیکھ کر فتنہ میں نہ پڑے۔ کان بھی فروج میں داخل ہیں جو قصص اور فحش باتیں سن کر فتنہ میں پڑ جاتے ہیں‘‘۔ یعنی کہ کان جو ہیں یہ بھی فروج میں داخل ہیں۔ جو قصے سن کر، باتیں سن کر پھر فتنے میں پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ جھگڑے کی باتیں جو ساری سنی جاتی ہیں جس طرح کہ پہلے مَیں نے کہا کہ کوئی بات اس سے سنی اور پھر جا کر لڑنے پہنچ گئے۔ تو یہ بھی اسی زُمرہ میں آتا ہے۔ ’’اس لئے عام طور پر فرمایا کہ تم موریوں (سوراخوں) کو محفوظ رکھو۔ اور فضولیات سے بالکل بند رکھو۔ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ (النور:31) یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ اور یہ طریقِ تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اپنے اندر رکھتا ہے جس کے ہوتے ہوئے بدکاروں میں نہ ہوگے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 55۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب جہاں مَردوں کو یہ فرمایا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو کہ عورتوں کو نہ دیکھو، وہاں عورتوں کے لئے بھی ہے کہ ایک تو اپنی نظریں نیچی رکھیں اور مردوں کو نہ دیکھیں دوسرے قرآن کریم کے حکم کے مطابق پردہ کریں۔

اب یہاں یہ بہانے بنائے جاتے ہیں کہ یورپ میں پردہ کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ ایک طرح کا کمپلیکس (complex) ہے اور عورتوں کے ساتھ مردوں کو بھی ہے۔ تم اپنی تعلیم چھوڑ کر خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی بجائے معاشرے کو خوش کرنے کے بہانے تلاش کر رہے ہو۔ بلکہ اس معاشرے میں بھی سینکڑوں، ہزاروں عورتیں ہیں جو پردہ کرتی ہیں، ان کو زیادہ عزت اور احترام سے دیکھا جاتا ہے بہ نسبت پردہ نہ کرنے والیوں کے۔ اور معاشرتی برائیاں بھی ان میں اور ان کی اولادوں میں زیادہ پیدا ہو رہی ہیں جو پردہ نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔ بعض دفعہ بہت ہی بھیانک صورت حال سامنے آجاتی ہے۔

اب انٹرنیٹ (Internet) کے بارے میں بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ بھی اسی پردہ نہ کرنے کے زمرہ میں آتا ہے کہ chatting ہو رہی ہے۔ یونہی جب آ کے open کر رہے ہوتے ہیں انٹرنیٹ اور بات چیت (chatting) شروع ہو گئی تو پھر شروع میں تو بعض دفعہ یہ نہیں پتہ ہوتا کہ کون بات کر رہا ہے؟ یہاں ہماری لڑکیاں بیٹھی ہیں دوسری طرف پتہ نہیں لڑکا ہے یا لڑکی ہے اور بعض لڑکے خود کو چھپاتے ہیں اور بعض لڑکیوں سے لڑکی بن کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

اسی طرح یہ بات بھی میرے علم میں آئی ہے کہ لڑکیاں سمجھ کر بات چیت شروع ہو گئی، جماعت کا تعارف شروع ہو گیا۔ اور لڑکی خوش ہو رہی ہوتی ہے کہ چلو

دعوت الی اللہ کر رہی ہوں۔ یہ پتہ نہیں کہ اس لڑکی کی کیا نیت ہے۔ آپ کی نیت اگر صاف بھی ہے تو دوسری طرف جو لڑکا Internet پر بیٹھا ہوا ہے اس کی نیّت کیا ہے، آپ کو کیا پتہ؟ اور آہستہ آہستہ بات اتنی آگے بڑھ جاتی ہے کہ تصویروں کے تبادلے شروع

ہو جاتے ہیں۔ اب تصویریں دکھانا تو انتہائی بے پردگی کی بات ہے۔ اور پھر بعض جگہوں پہ رشتے بھی ہوئے ہیں۔ جیسے مَیں نے کہا کہ بڑے بھیانک نتیجے سامنے آئے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر رشتے پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ناکام بھی ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ آپ نے اگر تبلیغ ہی کرنی ہے، دعوت الی اللہ کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں کو ہی دعوت الی اللہ کریں۔ اور لڑکوں کو تبلیغ کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ کام لڑکوں کے لئے چھوڑ دیں۔ کیونکہ جیسے مَیں نے پہلے بھی کہا کہ یہ ایک ایسی معاشرتی برائی ہے جس کے بہت بھیانک نتائج سامنے آرہے ہیں۔

آج تو Internet ہے۔ آج سے پہلے بھی جہاں بھی وہ عورتیں جنہوں نے غیر از جماعت مَردوں سے شادیاں کی ہیں، اب پریشانی اور پشیمانی کا اظہار کرتی ہیں اور لکھتی ہیں کہ ہمارے سے یہ غلطی ہوگئی جو غیر از جماعت سے شادی کی۔ اول تو بچے باپ کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں، غیر از جماعت باپ کی طرف، اس لئے کہ اس میں آزادی زیادہ ہے۔ اور اگر بعض بچیاں ماں کے زیر اثر کچھ نہ کچھ جماعت سے تعلق رکھ بھی رہی ہیں تو باپ مجبور کر رہا ہے کہ تمہاری شادی غیر از جماعت میں ہی ہوگی۔ تو بعض بچیاں باپوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔ لکھتی ہیں کہ ہماری مدد کی جائے، ہم غیر از جماعت میں شادی نہیں کرنا چاہتیں لیکن اکثر مجبور بھی ہوتی ہیں۔ تو مائیں بھی اور باپ بھی اس بات پر نظر رکھیں کہ اس طرح کھلے طور پر یہ Internet کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں۔ پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں۔ جو لڑکیاں شعور کی عمر کو پہنچی ہوئی ہیں خود بھی ہوش کریں ورنہ یاد رکھیں کہ آپ احمدی ماؤں کی کوکھوں سے نکلنے والے بچے غیروں کی گودوں میں دے رہی ہوں گی۔ کیوں آپ لوگ اپنے آپ پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصّہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا محبوب بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی'' (جو آزادی کا نعرہ لگانے والے ہیں وہ سن لیں کہ) ''اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجے پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مَردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ فرمایا: قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَهُمۡ (النور:31) کہ تُو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 104-105۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی آیت کے بقیہ حصہ کی اب مَیں تشریح کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والیاں بنو۔ اس میں ایک تو پانچ وقت کی نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ خود بھی نمازوں کو سنوار کر جو نماز پڑھنے کا حق ہے، اس حق کے ساتھ پڑھو، ٹھہر ٹھہر کر، غور سے ہر لفظ جو تم پڑھتے ہو اس کو سمجھو، ذہن میں ہو کہ ہم اللہ کے حضور حاضر ہیں اور اس سے کچھ مانگنے آئی ہیں۔ وہی ہے جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو ہماری مشکلیں آسان کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ اور یہ باتیں اپنی اولادوں کے ذہنوں میں بھی ڈالیں۔

پھر ہر وقت یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ مختلف وقتوں میں ہم نے جو نمازیں پڑھی ہیں ان کا اثر اب ہمارے ذہنوں پر ہر وقت قائم رہنا چاہئے۔ ہر کام کرتے وقت اللہ کے نام سے شروع کیا جائے۔ اللہ کے ذکر سے زبانیں تر رکھی جائیں۔ درود شریف پڑھا جائے کیونکہ خدا تک پہنچنے کا راستہ اب رسول اللہ ؐ کے ذریعہ سے ہی ہے۔ بچوں کو اس ماحول میں رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سکول بھجوانے کے لئے اور ویسے بھی جب مائیں اپنے بچوں کو تیار کر رہی ہوتی ہیں اس وقت بھی ساتھ ساتھ بچوں کے لئے دعائیں کرتی جائیں۔ تو اس سے ایک تو بچوں میں بھی دعائیں کرنے کی عادت پیدا ہو جائے گی دوسرے آپ ان دعاؤں کے ذریعے سے ان بچوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا رہی ہوں گی اور یہ بچے جب بھی آپ سے جدا ہوں گے، وقت گزاریں گے سکول کا یا جہاں بھی کھیلنے گئے ہیں تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں گے۔ ان دعاؤں کے حصار میں ہوں گے جو آپ ان کے لئے ہر وقت کرتی رہتی ہیں۔ پھر خاوندوں کو بھی توجہ دلائیں، نمازوں کے لئے انہیں اٹھائیں۔ خاوند کا بیوی کو نماز کے لئے اٹھانا اور بیوی کا خاوند کو نماز کے لئے اٹھانا، حدیثوں میں آیا ہے کہ اس کا دونوں کو ثواب ہوتا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ یہ دنیاوی چیزیں تو عارضی ہیں، ختم ہو جائیں گی۔ ساٹھ، ستر، اسّی سال کی عمر میں اللہ کے حضور حاضر ہونا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نیکیوں پر قائم کرے اور آپ سب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں اور جماعت کی تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں۔ جماعت کا وقار بلند کرنے والی ہوں اور اس اجتماع میں جو کچھ آپ نے حاصل کیا اس پر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ اب دعا کرلیں۔☆......☆......☆

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اپنے خادموں سے محبت وشفقت کا ایک دلچسپ واقعہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے باڈی گارڈ محترم خان عبد الاحد خان صاحب کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''گرمیوں کے موسم میں ابا جان چند ماہ کیلئے کسی پہاڑی پر تشریف لے جاتے تھے پہاڑ جانے کا مقصد کوئی سیر وتفریح نہ تھا بلکہ اُس کی وجہ یہ تھی کہ شدید گرمی میں اتنا کام نہ کر سکتے تھے۔ جو کرنا چاہتے تھے۔ ابا جان خاندان کے چند افراد اور عملہ کے ہمراہ ڈلہوزی پہاڑ پر مقیم تھے کہ انگلستان سے ایک انگریز کے قبول اسلام کی اطلاع بذریعہ تار ملی آپ کو اس اطلاع سے بڑی خوشی ہوئی۔ آپ نے باہر کہلا بھیجا کہ اس خوشی میں کل ''ڈیان کنڈ'' ڈلہوزی سے چند میل کے فاصلہ پر ایک خوبصورت پہاڑی تھی۔ پکنک کیلئے چلیں گے وہاں پہنچ کر آپ نے فرمایا کہ آج اس خوشی میں جملہ دوست کچھ اشعار کہیں اور یہ انعامی مقابلہ ہوگا۔ جس کے اشعار اوّل قرار دیئے جائیں گے۔ اُن کو میں دس روپے انعام دوں گا فیصلہ کیلئے جج مقرر کئے۔

جن میں آپ خود، عبد الرحیم درد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مقرر کئے لیکن ساتھ ہی اعلان کر دیا کہ مجھے انعام کیلئے زیر غور نہ لایا جائے گا۔ غرض سب نے بشمول ابّا جان فی البدیہہ اپنی اپنی نظم یا رباعی سنانا شروع کی۔ قافلہ کے افراد میں آپ کے ایک پہریدار عبد الاحد خان صاحب بھی تھے۔ یہ دوست چھوٹی عمر میں افغانستان سے ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے۔ باوجود لمبا عرصہ قادیان میں قیام اُن کو اُردو بولنا بھی ٹھیک سے نہ آتی تھی حتیٰ کہ مذکر ومؤنث کا فرق بھی نہ سمجھ پاتے۔ مثلاً نماز جمعہ کے بعد بعض اوقات جنازہ غائب کا اعلان جب آپ کرتے تو کہتے ''جنازہ کھڑا ہوتی ہے'' جب ابا جان نے اُن کو کہا کہ عبد الاحد خان اب آپ کی باری ہے۔ عبد الاحد خان کو جب بھی ابا جان مخاطب کرتے آپ ''قربانت شوم'' کہہ کر جواب دیتے۔ یہی کہہ کر انہوں نے معذرت کی کہ میں تو اس قابل نہیں مجھے مستثنیٰ کیا جائے۔

ابا جان نے کہا۔ آج کوئی استثنیٰ نہیں۔ آپ کو بھی چند اشعار بنا کر سنانا ہوں گے۔ اُنہی دنوں ضلع گورداسپور کے انگریز ڈپٹی کمشنر جو نئے تعینات ہو کر آئے تھے اور قادیان ابا جان سے ملنے بھی آئے تھے (قادیان کے زمانہ میں جب بھی کوئی ڈپٹی کمشنر تبدیل ہوتا اور دوسرا آتا تو لازماً قادیان ابا جان سے ملنے آتا) اُن کا قد چھوٹا تھا۔ اور جسم بھاری۔ عبد الاحد خان صاحب جو ابا جان کے پہرہ دار تھے شامل تھے۔ اس لئے انہوں نے اُن کو دیکھا ہوا تھا۔ ابا جان کے مجبور کرنے پر عبد الاحد خان نے جو اشعار بنا کر سنائے درج ذیل ہیں۔

ڈپٹی کمشنر قد آور چاہئے
مسیح موعود کا غلام در چاہئے
کس نے پہنایا ہے کوٹ پتلون
اس کو تو پالان خر چاہئے

ججوں نے اپنا فیصلہ سنایا کہ عبد الاحد خان اوّل آئے ہیں اور انعام کے مستحق۔''

قارئین کرام! خان عبد الاحد خان، پہرہ دار حضرت مصلح موعودؓ، وفات 1968ء حضور پرنورؓ کے عاشقِ صادق تھے۔ آپ نے آخری عمر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر شادی کی۔ آپ پشتو زبان جانتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر ہی آپ قادیان کی حفاظت کیلئے ٹھہرے اور درویشانہ زندگی گذاری۔ نہایت دُعا گو، متقی، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار بزرگ تھے۔ ان کی صدق و وفا کی پیکر قابل تقلید، زندگی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشارت احمد بشیر، جموں کشمیر)

گھانا کی جماعت اُن خوش قسمت جماعتوں میں سے ہے جنہوں نے آج سے تقریباً 90 سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق پائی اور اخلاص، محبت اور وفا میں آگے بڑھتے چلے گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان باتوں میں مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں

آپ سب کا خلافت سے تعلق بڑھتا چلا جائے اور آپ لوگ وفا اور اخلاص کے اس مقام تک پہنچیں جہاں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کے افراد کو دیکھنا چاہتے تھے

خدا تعالیٰ ہمیشہ گھانا جماعت کو وہاب آدم صاحب جیسے مخلص بلکہ ان سے بڑھ کر جماعت اور ملک کی خدمت کرنے والے عطا فرمائے

خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ خدا کرے کہ میرے یہ الفاظ آپ میں ایک نیا جذبہ پیدا کرنے کا موجب ہوں

جماعت احمدیہ گھانا کے 83ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

جماعت احمدیہ گھانا کے 83ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد مورخہ 8-9-10 جنوری 2015 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ''باغ احمد'' گھانا میں ہوا۔ جلسہ کی تفصیلی رپورٹ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 6 فروری 2015 شمارہ نمبر 6 میں شامل اشاعت ہے۔

رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال محترم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی وفات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولانا نور محمد بن صالح صاحب کو امیر جماعت گھانا مقرر فرمایا۔ موصوف کی قیادت میں ہونے والا یہ پہلا جلسہ تھا۔

باجماعت نماز تہجد، درس القرآن و حدیث مختلف موضوعات پر علمی و تربیتی تقاریر، باہمی محبت و اخوت کے روح پرور ماحول میں جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ تینوں دن سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، نعرہ ہائے تکبیر اور لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ کی صداؤں سے ''باغ احمد'' معطر رہا۔

اس جلسہ میں صدر مملکت گھانا مکرم جوَن درامانی مہاما (John Dramani Mahama) صاحب کے علاوہ دو وزراء مملکت، دو سفارتکار، 16 ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو، چیف امام گھانا کے نمائندگان، سنٹرل اور نارتھ ایسٹ ریجن کے 15 سے زائد ٹریڈیشنل چیفس اور رہنما، مختلف مذہبی و رفاہی تنظیموں کے نمائندگان، دس سے زائد ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندگان شامل ہوئے۔

اس موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت شرکائے جلسہ کیلئے اپنا خصوصی پیغام بھجوایا جو امیر جماعت احمدیہ گھانا مکرم مولانا نور محمد بن صالح صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خصوصی پیغام قارئین بدر کے استفادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ اخبار بدر کی زینت بن رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام انگریزی زبان میں تھا جس کا اردو مفہوم درج ذیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا :

پیارے احباب جماعت احمدیہ گھانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا 8 تا 10 جنوری 2015ء کو اپنے 83ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور یہ ان تمام خواہشات اور توقعات کو پورا کرنے والا ہو جن کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اجراء کے موقع پر ذکر فرمایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ گھانا کو گزشتہ سال میں ایک صدمہ برداشت کرنا پڑا جب جماعت کی ایک لمبا عرصہ تک خدمت کرنے والے بہت مخلص اور فدائی و متقی مبلغ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کی وفات ہوئی۔ آپ نے نہایت اخلاص و وفا کے ساتھ ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کی انتھک خدمت کی اور آخری سانس تک یہ خدمات بجا لاتے رہے۔ اور ملکی سطح پر بھی اپنی قوم کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ بہت محنت اور لگن سے کام کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور تمام قربانیوں کی ان کو بہترین جزا عطا فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ترقی کسی ایک شخص سے وابستہ نہیں ہوتی اور خاص طور پر الٰہی جماعتیں جن پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے وہ تو کسی بھی انسان پر انحصار نہیں کرتیں۔ صرف خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور اس کی برکات کے ساتھ چلتی ہیں اور خوب ترقی کرتی ہیں۔ ان برکات سے فیضیاب ہونے کا ایک ہی طریق ہے کہ تمام افراد جماعت ہمہ وقت جماعتی ترقی کے لئے کمربستہ ہوں اور ان کے دل حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر دوسری چیز پر غالب رکھیں۔

اس زمانے میں ہم احمدی بہت خوش قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ گھانا کی جماعت اُن خوش قسمت جماعتوں میں سے ہے جنہوں نے آج سے تقریباً 90 سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق پائی اور اخلاص، محبت اور وفا میں آگے بڑھتے چلے گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان باتوں میں مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ گھانا کی جماعت کے اوّلین بزرگوں نے حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نظامِ خلافت سے نہایت اخلاص، محبت اور وفا کا تعلق رکھا۔ اور یہی تعلق انہوں نے اپنی نسلوں میں جاری رکھنے کی کوشش کی اور اس وقت گھانا میں جو ایک احمدی ماحول ہے، احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں نے بھی اس ماحول میں اپنا حصہ ڈالنے کی توفیق پائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں یہ بھی فرمایا کہ آپ سب کا خلافت سے تعلق بڑھتا چلا جائے اور آپ لوگ وفا اور اخلاص کے اس مقام تک پہنچیں جہاں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کے افراد کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اور ہمیشہ خلیفہء وقت کی آنکھیں افرادِ جماعت گھانا کی طرف سے ٹھنڈی رہیں اور خدا تعالیٰ ہمیشہ گھانا جماعت کو وہاب آدم صاحب جیسے مخلص بلکہ ان سے بڑھ کر جماعت اور ملک کی خدمت کرنے والے عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ خدا کرے کہ میرے یہ الفاظ آپ میں ایک نیا جذبہ پیدا کرنے کا موجب ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جس طرح آپ سب نے وہاب آدم صاحب کے ساتھ نہایت وفا اور اخلاص سے تعاون کیا تھا اور جماعت کی ترقی میں حصہ لیتے رہے، آج نئے امیر کے ساتھ بھی اسی وابستگی اور تعاون کا بھرپور مظاہرہ کریں گے اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے رہیں گے اور کبھی کسی صورت میں بھی آپ کی طرف سے کوئی ایسا اظہار نہیں ہوگا جو کسی لحاظ سے جماعت گھانا کے لئے سُبکی کا باعث ہو بلکہ ہر دن جو جماعت گھانا پر آئے گا وہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص و وفا کے نمونے دکھانے والا ہوگا اور جماعت گھانا ترقی کی طرف قدم بڑھاتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

☆......☆......☆

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

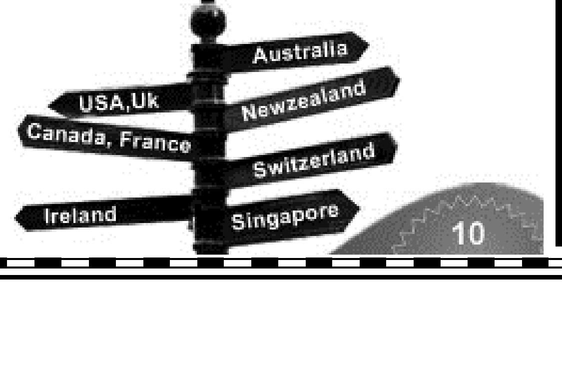

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک میں مورخہ 18 جنوری 2015 کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(طارق احمد ادریس، مبلغ شموگہ)

☆جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 18 جنوری 2015 کو مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم عطاء الکریم صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عمران علی خان صاحب نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک''، مکرم عبداللہ بلال صاحب نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک''، مکرم فرقان احمد رانچوری صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اعظم''، مکرم شکیل احمد صاحب نے ''اسلام میں عورتوں کا مقام''، مکرم جعفر خان صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ'' اور آخر پر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(میر افتخار علی، مبلغ ممبئی مہاراشٹرا)

☆جماعت احمدیہ بلدی پدا، اڈیشہ میں مورخہ 28 جنوری 2015 کو مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت بلدی پدا کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی مشرف حسین صاحب نے کی۔ نظم مکرم فہیم احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم فہیم احمد صاحب اور مکرم مشرف حسین صاحب نے آنحضرتؐ کے پاکیزہ اسوہ کے متعلق تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆جماعت احمدیہ بیل پور میں مورخہ 4 جنوری 2015 کو مکرم عرفان احمد صاحب صدر جماعت بیل پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیزہ ریحانہ پروین نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب نے آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆جماعت احمدیہ گڈپدا میں مورخہ 4 جنوری 2015 کو مکرم ظہور الدین صاحب صدر جماعت گڈپدا کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی ارادت حسین صاحب نے کی۔ مکرم ظہور الدین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ظفر اللہ خان صاحب، مکرم نظام الدین صاحب اور مکرم اسمٰعیل صاحب نے آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆جماعت احمدیہ سورو میں مورخہ 4 جنوری کو مکرم فیروز خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد ایک وقار عمل کیا گیا۔ جس میں تحصیل آفس اور تھانہ سورو میں صفائی کی گئی۔ نیز سورو ہسپتال میں مریضوں کو پھل تقسیم کئے گئے۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طیب خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شبنم کریم الدین صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم تنویر احمد خان صاحب، مکرم مولوی اسحاق خان صاحب مربی سلسلہ، مکرم مولوی عبدالرشید صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مولوی مقصود احمد صاحب معلم سلسلہ نے جلسہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(سید طاہر احمد، مبلغ انچارج ضلع بالیسور اڈیشہ)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

☆جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 29 مارچ 2015 کو مکرم سید مبشر احمد صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم انوار الحق خان صاحب نے کی نظم مکرم مبین خان صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سید خلیل احمد صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام''، مکرم جان عالم صاحب نے ''حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق آنحضورؐ کی پیشگوئیاں''، مکرم جعفر علی خان صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول''، مکرم مولوی میر افتخار علی صاحب نے ''جلسہ یوم مسیح موعود کی غرض وغایت اور ہماری ذمہ داریاں'' اور خاکسار نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرتؐ کے کامل متبع'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(پرویز احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

☆جماعت احمدیہ مدورائی تمل ناڈو میں مورخہ 29 مارچ 2015 کو مکرم ایس سہیل احمد صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زبیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم ظہیر احمد صاحب نے پڑھی۔ مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب، مکرم ڈی شاہ جہان صاحب، مکرم ایس ایم ایس ناصر احمد صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(ابوالحسن عابد، مبلغ انچارج مدورائی)

☆جماعت احمدیہ سدانہ میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ مکرم مولوی وسیم احمد شیخ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(رئیس احمد شیخ، معلم سلسلہ)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ کیتھا (مرشد آباد) میں مورخہ 21 فروری 2015 کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم شفیع الرحمن صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(محمد سلیم، معلم کیتھا)

جماعت احمدیہ شموگہ کی طرف سے بلڈ ڈونیشن کیمپ

☆جماعت احمدیہ شموگہ میں مورخہ 22 مارچ 2015 کو Rotary Blood Bank کے تعاون سے ایک عطیہ خون کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو خاکسار نے کی۔ بعد ازاں جماعتی تعارف پر مشتمل ایک ویڈیو کلپ دکھایا گیا، مکرم ایم بشیر احمد صاحب نے بزبان کنڑا جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اس موقعہ پر مہمانان کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا، تمام مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اس کیمپ میں جماعت کی طرف سے 58 احباب نے عطیہ خون دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔
(طارق احمد ادریس، مبلغ شموگہ کرناٹک)

تصحیح: اخبار بدر مورخہ 9؍اپریل 2015 شمارہ نمبر 15 میں صفحہ نمبر 16 پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع ہوا ہے جس کی تاریخ سہواً 27؍مارچ 2015 درج ہوئی ہے۔ اصل تاریخ 3؍اپریل 2015 ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔
(ادارہ)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

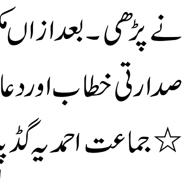

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

کلام الامام

''ہر احمدی خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کرلیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہو جائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے۔ آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جائے گی۔''
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک